09

ہفت روزہ
لاہور
ندائے خلافت
www.tanzeem.org
تنظیم اسلامی کا ترجمان

مسلسل اشاعت کا
35 واں سال

تنظیم اسلامی کا پیغام
خلافت راشدہ کا نظام

14 تا 20 رمضان المبارک 1447ھ / 3 تا 9 مارچ 2026ء

اس شمارے میں

پاک افغان جھڑپیں، فائدہ کون اُٹھا رہا ہے؟

روزہ اور بندگی کے تقاضے

روزے اور قرآن کا باہمی تعلق

غزہ پر جاری ظلم اور مغربی دنیا کی خاموشی

خواتین رمضان کیسے گزاریں؟

زخم خوردہ قلم سے جواب

روزے کا دین میں مقام

یہ ایک فطری سی بات ہے کہ جس اُمت پر اللہ کے نظام کو دنیا میں قائم کرنے اور اس کے ذریعہ نوع انسانی کی قیادت کرنے اور انسانوں کے سامنے حق کی گواہی دینے کے لیے جہاد فی سبیل اللہ فرض کیا جائے، اُس پر روزہ فرض ہو! روزہ ہی سے انسان میں محکم ارادے اور عزم بالجزم کی نشوونما ہوتی ہے۔ روزہ ہی وہ مقام ہے جہاں بندہ اپنے رب سے اطاعت و انقیاد کے ساتھ مربوط ہوتا ہے۔ پھر روزہ ہی وہ عمل ہے جس کے ذریعے انسان خدا کی رضا اور اجر آخرت کے لیے تمام جسمانی ضرورتوں پر قابو پاتا اور تمام دشواریوں اور زحمتوں کو برداشت کرنے کی قوت حاصل کرتا ہے۔

اس فریضہ کا اولین مقصود تقویٰ، صفائے قلب، احساسِ ذمہ داری اور خشیت الٰہی کے لیے دلوں کو تیار کرنا ہے۔ تقویٰ دل میں زندہ و بیدار ہو تو مومن اس فریضہ کو اللہ کی فرمانبرداری کے جذبے کے تحت اُس کی رضا جوئی کے لیے ادا کرتا ہے۔ تقویٰ ہی دلوں کا نگہبان ہے۔ وہی معصیت سے روزے کو خراب کرنے سے انسان کو بچاتا ہے، خواہ یہ دل میں گزرنے والا خیال ہی کیوں نہ ہو۔ قرآن کے اولین مخاطب جانتے تھے کہ اللہ کے یہاں تقویٰ کا کیا مقام ہے اور اس کی میزان میں تقویٰ کا کیا وزن ہے۔ یہ ان کی منزل مقصود تھی، جس کی طرف ان کی روحیں لپکتی تھیں۔ روزہ اُس کے حصول کا ذریعہ اور اس تک پہنچانے کا راستہ ہے۔ قرآن اس تقویٰ کو منزلِ مقصود کی حیثیت سے اُن کے سامنے رکھتا ہے، تاکہ روزے کے راستے سے وہ اس منزل کا رُخ کر سکیں۔

سید قطب شہیدؒ

مسجدِ اقصیٰ کی حرمت اور فلسطینی مسلمانوں کو اپنی دعاؤں میں شامل رکھیں!

الھدیٰ
ڈاکٹر اسرار احمدؒ
1173

رحمتِ الٰہی کی قدر کیجیے!

سُورۃُ الرُّوم | بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ | آیات: 49 تا 51

وَ اِنۡ کَانُوۡا مِنۡ قَبۡلِ اَنۡ یُّنَزَّلَ عَلَیۡہِمۡ مِّنۡ قَبۡلِہٖ لَمُبۡلِسِیۡنَ ﴿۴۹﴾ فَانۡظُرۡ اِلٰۤی اٰثٰرِ رَحۡمَتِ اللّٰہِ
کَیۡفَ یُحۡیِ الۡاَرۡضَ بَعۡدَ مَوۡتِہَا ؕ اِنَّ ذٰلِکَ لَمُحۡیِ الۡمَوۡتٰی ۚ وَ ہُوَ عَلٰی کُلِّ شَیۡءٍ قَدِیۡرٌ ﴿۵۰﴾
وَ لَئِنۡ اَرۡسَلۡنَا رِیۡحًا فَرَاَوۡہُ مُصۡفَرًّا لَّظَلُّوۡا مِنۡۢ بَعۡدِہٖ یَکۡفُرُوۡنَ ﴿۵۱﴾

آیت ۴۹: ﴿وَ اِنۡ کَانُوۡا مِنۡ قَبۡلِ اَنۡ یُّنَزَّلَ عَلَیۡہِمۡ مِّنۡ قَبۡلِہٖ لَمُبۡلِسِیۡنَ ﴿۴۹﴾﴾ ’’اگرچہ اس سے پہلے کہ وہ اُن پر برستی‘ وہ لوگ بالکل ناامید تھے۔‘‘

اکثر اوقات بارانی علاقوں میں جب کسانوں کی مایوسی انتہا کو پہنچ جاتی ہے تو اچانک موسم کروٹ لیتا ہے‘ ہوائیں اپنا رخ بدلتی ہیں‘ فضا میں گھٹائیں نمودار ہوتی ہیں‘ دیکھتے ہی دیکھتے خشک زمین سیراب ہوجاتی ہے اور کسان‘ مزدور‘ چرند پرند‘ حشرات الارض وغیرہ سب نہال ہوجاتے ہیں۔

آیت ۵۰: ﴿فَانۡظُرۡ اِلٰۤی اٰثٰرِ رَحۡمَتِ اللّٰہِ کَیۡفَ یُحۡیِ الۡاَرۡضَ بَعۡدَ مَوۡتِہَا ؕ﴾ ’’تو دیکھو اللہ کی رحمت کے آثار کی طرف‘ وہ کس طرح زندہ کر دیتا ہے زمین کو اس کے مُردہ ہوجانے کے بعد!‘‘

﴿اِنَّ ذٰلِکَ لَمُحۡیِ الۡمَوۡتٰی ۚ وَ ہُوَ عَلٰی کُلِّ شَیۡءٍ قَدِیۡرٌ ﴿۵۰﴾﴾ ’’یقیناً وہی زندہ کرنے والا ہے مردوں کو بھی اور یقیناً وہ ہر چیز پر قادر ہے۔‘‘

آیت ۵۱: ﴿وَ لَئِنۡ اَرۡسَلۡنَا رِیۡحًا فَرَاَوۡہُ مُصۡفَرًّا لَّظَلُّوۡا مِنۡۢ بَعۡدِہٖ یَکۡفُرُوۡنَ ﴿۵۱﴾﴾ ’’اور اگر ہم ایک ایسی ہوا بھیج دیں کہ (جس کے اثرات سے) وہ اسے زرد دیکھیں تو اس کے بعد وہ ناشکری کرنے لگتے ہیں۔‘‘

اگر کسی جھکڑ یا طوفان سے کھیتی تباہ ہوجائے تو یہ لوگ اللہ کی ناشکری کا اظہار کرنے لگتے ہیں کہ ہماری قسمت تو ہمیشہ ہی پھوٹ جاتی ہے‘ ہمیں تو کبھی بھی اچھے دن دیکھنے کو نہیں ملے‘ ہمارے حصے میں تو کبھی کوئی خوشی آئی ہی نہیں۔

درس حدیث

روزہ چھوڑنے کا نقصان

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ ؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: ((مَنْ اَفْطَرَ یَوْمًا مِنْ رَمَضَانَ مِنْ غَیْرِ رُخْصَۃٍ وَلَا مَرَضٍ لَمْ یَقْضِ عَنْہُ صَوْمُ الدَّھْرِ کُلِّہٖ وَاِنْ صَامَہٗ)) (جامع ترمذی)

حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ’’جو آدمی (سفر وغیرہ کی شرعی) رخصت کے بغیر اور بیماری (جیسے کسی عذر) کے بغیر رمضان کا ایک روزہ بھی چھوڑ دے وہ اگر اس کے بجائے عمر بھر بھی روزے رکھے تو جو چیز فوت ہوگئی وہ پوری ادا نہیں ہوسکتی۔‘‘

تشریح: حدیث کا مدعا اور مطلب یہ ہے کہ شرعی عذر اور رخصت کے بغیر رمضان کا ایک روزہ دانستہ چھوڑنے سے رمضان مبارک کی خاص برکتوں اور اللہ تعالیٰ کی خاص الخاص رحمتوں سے جو محرومی ہوتی ہے، عمر بھر نفل روزے رکھنے سے بھی اس محرومی اور خسران کی تلافی نہیں ہوسکتی، اگرچہ ایک روزے کی قانونی قضا ایک ہی دن کا روزہ ہے، لیکن اس سے وہ ہرگز حاصل نہیں ہوسکتا جو روزہ چھوڑنے سے کھو گیا..... پس جو لوگ بے پروائی کے ساتھ رمضان کے روزے چھوڑتے ہیں وہ سوچیں کہ اپنے آپ کو وہ کتنا بڑا اور ناقابل تلافی نقصان پہنچاتے ہیں۔

ہفت روزہ لاہور

ندائے خلافت

تا خلافت کی بنا دنیا میں ہو پھر استوار
لا کہیں سے ڈھونڈ کر اسلاف کا قلب و جگر

تنظیم اسلامی کا ترجمان نظامِ خلافت کا نقیب

بانی: اقتدار احمد مرحوم

14 تا 20 رمضان 1447ھ جلد 35
3 تا 9 مارچ 2026ء شمارہ 09

مدیر مسئول: حافظ عاکف سعید
مدیر: رضاء الحق

مجلس ادارت:
● فرید اللہ مروت ● محمد رفیق چودھری
● وسیم احمد باجوہ ● خالد نجیب خان

نگرانِ طباعت: شیخ رحیم الدین
پبلشر: محمد سعید اسعد طابع: رشید احمد چودھری
مطبع: مکتبہ جدید پریس، ریلوے روڈ، لاہور

مرکزی دفتر تنظیم اسلامی
”دارالاسلام“ ملتان روڈ چوہنگ لاہور۔ پوسٹل کوڈ 53800
فون: 78-35473375 (042)
E-Mail:markaz@tanzeem.org
مقامِ اشاعت: 36-کے، ماڈل ٹاؤن لاہور۔ 54700
فون: 03-35869501 فیکس: 35834000
nk@tanzeem.org

قیمت فی شمارہ 20 روپے

سالانہ زرِ تعاون
اندرونِ ملک .... 800 روپے
بیرونِ پاکستان
امریکہ، کینیڈا، آسٹریلیا وغیرہ (21,000 روپے)
انڈیا، یورپ، ایشیا، افریقہ وغیرہ (16000 روپے)
ڈرافٹ، منی آرڈر یا پے آرڈر
”مکتبہ مرکزی انجمن خدام القرآن“ کے عنوان سے ارسال کریں۔ چیک قبول نہیں کیے جاتے
Email:maktaba@tanzeem.org

”ادارہ“ کا مضمون نگار حضرات کی تمام آراء سے پورے طور پر متفق ہونا ضروری نہیں

اداریہ
رضاء الحق

بسم اللہ الرحمن الرحیم

پاک افغان جھڑپیں، فائدہ کون اُٹھا رہا ہے؟

اِس وقت ابلیسی اتحادِ ثلاثہ (اسرائیل، امریکہ اور بھارت) کا گٹھ جوڑ اپنے عروج پر ہے اور اُن کا واضح نشانہ مشرقِ وسطیٰ اور ہمارے خطے کے مسلم ممالک ہیں۔ چند برس قبل پاکستان میں چلتی حکومت کا تختہ اُلٹ کر ایک ایسی حکومت قائم کی گئی جس میں ماضی کی تمام حکومتی پارٹیاں (اُس وقت کی متحدہ اپوزیشن) شامل تھیں۔ اُس اُلٹ پھیر کے پیچھے بھی بھاری بوٹوں کی آواز اُسی طرح گونج رہی تھی جیسے اُلٹائی گئی حکومت کے قیام کے وقت گونجتی تھی۔ یہ پاکستان کا 75 سالہ المیہ ہے، کوئی دو چار دن کی بات نہیں۔ بہرحال، آج پاکستان میں فارم 47 کی جو حکومت قائم ہے، وہ ملکی اور بین الاقوامی سطح کے تنازعات کو حل کرنے کی بجائے انہیں مزید ہوا دیتی دکھائی دے رہی ہے۔ دوسری طرف 15 اگست 2021ء کو افغانستان میں امریکی قبضہ کے خلاف 20 سالہ جدوجہد رنگ لائی اور افغان طالبان نے اپنی حکومت (دوبارہ) قائم کر لی۔ لیکن یہ افغان حکومت 1996ء کی حکومت سے کچھ مختلف تھی اور بہرحال اِس میں ”قطری“ رنگ بھی تھا۔ آج جب کہ ابلیسی اتحادِ ثلاثہ دنیا میں دندناتا پھر رہا ہے۔ فلسطین میں قتل و غارت گری کے بعد گریٹر اسرائیل کے منصوبے کو مزید آگے بڑھا رہا ہے۔ مشرقِ وسطیٰ میں مسلم ممالک پر قبضہ کرنے پر تلا ہوا ہے اور اس خطہ بلکہ پوری دنیا کو جنگ کی آگ میں جھونکنا چاہتا ہے۔ جو ایران پر حملہ کرنے کی دھمکی دے کر پاکستان کے ایٹمی اور میزائل پروگرام کے درپے ہے۔ (وزیراعظم پاکستان کے ٹرمپ کے قصیدے پڑھنے، اُسے گلے لگانے اور ٹرمپ کی فیلڈ مارشل کی تعریفوں کے باوجود)۔ دوسری جانب افغانستان کا رُخ ہمسایہ مسلم ممالک (چھ میں سے پانچ) سے موڑ کر بھارت کی طرف موڑنے میں بھی اُس کا کردار ہے۔

ایسے میں پاکستان اور افغانستان میں سرحدی جھڑپوں کی خبریں اب معمول کی خبریں بنتی جا رہی ہیں۔ اِس حوالے سے سوشل میڈیا پر تو مصدقہ اور غیر مصدقہ خبروں کی بھرمار ہے۔ بہرحال دونوں طرف سے ایک دوسرے کو بڑا نقصان پہنچانے کے دعوے، مار دھاڑ اور قتل و غارت جاری ہیں۔ ایک طرف افغان حکومت کا دعویٰ ہے کہ سرحد پار پاکستان کی فوجی چوکیوں پر قبضہ کر لیا گیا ہے اور پاکستانی فوجیوں کو گرفتار (اغواء) کر لیا گیا ہے تو دوسری طرف پاکستان کے میڈیا پر روزانہ کی بنیاد پر افغانستان کے مختلف شہروں پر حملوں اور بمباری کی رپورٹنگ کی جا رہی ہے۔ جس میں مبینہ طور پر سرحد پار دہشت گرد گروہوں کے ٹھکانوں کو تباہ کرنے کا دعویٰ کیا جا رہا ہے (کتنے شہری بھی جاں بحق ہوئے،

کوئی نہیں بتاتا)۔ حکومتِ پاکستان تو خود فیصلے کرتی نہیں بلکہ اندرونی اور بیرونی آقاؤں کی زبان کو ہی آگے بڑھاتی ہے۔ دوسری طرف افغان حکومت کے بعض اعلیٰ عہدیدار بھی پاکستان کے خلاف زہریلی زبان استعمال کرنے سے باز نہیں آتے۔ جب کہ جوشیلے افغان کمانڈر افغان میڈیا پر یہ کہتے سنائی دیتے ہیں کہ اگر امیر المومنین حکم دیں تو 24 گھنٹے میں پاکستان پر قبضہ کرلیں۔ گویا دونوں جانب سے زبان کے غلط استعمال اور اخلاقیات کی کم ترین سطح کو اپنا لیا گیا ہے۔ رمضان المبارک کے دوران یہ ''ہرج'' (قتل و غارت گری) کیا نتیجہ سامنے لائے گا، اِس حوالے سے حتمی طور پر کچھ کہنا قبل از وقت ہوگا۔

برادر ہمسایہ مسلم ممالک کے ایک دوسرے کو بڑھ چڑھ کر قتل کرنے کے دعوے سمجھ سے باہر ہیں۔ جبکہ اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں واضح طور پر فرماتا ہے: ''اور جو کوئی قتل کرے گا، کسی مومن کو جان بوجھ کر، تو اُس کا بدلہ جہنم ہے جس میں وہ ہمیشہ رہے گا، اور اللہ کا غضب اُس پر ہوگا، اور اللہ نے اُس پر لعنت فرمائی ہے اور اس کے لئے بڑا عذاب تیار کر رکھا ہے۔'' (النساء:93)

اللہ کا نظام (لِین دین) زمین پر نافذ کرنے کا ارادہ اور مقصد سامنے ہو تو پھر یہ بات بخوبی سمجھ آجاتی ہے کہ ایسی جنگوں اور جھڑپوں میں دونوں اطراف میں مسلمان ہی فتح یاب ہو رہے ہیں اور مسلمان ہی شکست کھا رہے ہیں۔ اب تو خطے کے کئی مسلم ممالک پاکستان اور افغانستان دونوں کو عقل اور ہوش کے ناخن لینے کا کہہ رہے ہیں۔ ہم سمجھتے ہیں کہ پاکستان اسلامی برادری و ہمسائیگی کے حقوق کو پیش نظر رکھ کر افغانستان کے خلاف عسکری کارروائیوں کی بجائے مذاکرات کے ذریعے تعلقات استوار کرنے کی کوشش کرے۔ ماضی کی تلخ باتوں کو فراموش کر کے وسعتِ قلبی کا مظاہرہ کرتے ہوئے تعلقات کو بہتر بنانے کی کوشش کی جائے۔ ابھی پانی سر سے نہیں گزرا!

''امارتِ اسلامیہ افغانستان'' کو بھی چاہیے کہ صحیح معنوں میں اسلامی ریاست ہونے کا ثبوت پیش کرے جو اُن کے کردار اور دیگر افعال سے کُھل کر سامنے آئے۔ دوحہ معاہدے میں جن شرائط پر دستخط کیے تھے اور اُن پر عمل درآمد کا وعدہ کیا تھا، اُن سے پہلوتہی نہ کی جائے۔ افغانستان کی سرزمین کو کسی دوسرے ملک کے خلاف استعمال نہ ہونے دیا جائے۔ اِس وقت افغانستان کے اپنے تمام ہمسایوں کے ساتھ تعلقات بگڑتے جا رہے ہیں لہٰذا اُنہیں اِس کی وجوہات پر غور کرنے کی ضرورت ہے۔ اگر خود معاہدے کی اِس خلاف ورزی کو روکنے کی صلاحیت نہیں رکھتے، تو ہمسایہ مسلم ممالک کے ساتھ مل کر شر پسندوں کا مکمل خاتمہ کیا جائے۔ اسلامی برادری اور ہمسائیگی کے حقوق کو پیش نظر رکھتے ہوئے پاکستان سے بہتر تعلقات استوار کرنے کی کوشش کریں۔ دونوں ممالک کی قیادتیں اور ذمہ داران اشتعال انگیز بیانات سے اجتناب کریں۔ اسرائیل، بھارت اور امریکہ کے ابلیسی اتحادِ ثلاثہ کی اسلام دشمنی سے چوکنا رہا جائے۔ بھارت جیسے اسلام اور مسلمان دشمن ملک کی طرف جھکاؤ سے اجتناب کیا جائے۔ دہشت گردی میں ملوث افراد اور جتھوں سے اعلانیہ برأت کی پالیسی کو اختیار کیا جائے۔ ماضی کی تلخ باتوں کو فراموش کر کے وسعتِ قلبی کا مظاہرہ کرتے ہوئے تعلقات کو بہتر بنانے کی کوشش کی جائے۔ ابھی پانی سر سے گزرا نہیں!

مستقبل کے منظرنامہ میں خراسان کے خطہ کا اہم کردار ہے۔ اِس خطہ کا اصل جوہر افغانستان ہے۔ جس خراسان کا ذکر احادیثِ مبارکہ میں آیا ہے اُس میں پورے افغانستان کے ساتھ کچھ حصّہ ایران اور پاکستان کا اور کچھ علاقے ترکمانستان، تاجکستان اور اُزبکستان کے بھی شامل ہیں۔ افغانستان اِن ممالک سے اپنے تعلقات کو بہتر بنائے۔ قرآن پاک ہمیں حکم دیتا ہے کہ مسلمان آپس میں بھائیوں جیسا سلوک کریں (الحجرات:10)۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ پاکستان اور افغانستان کی قیادتوں کو فہم و فراست اور دوربینی عطا فرمائے۔ مسلم ممالک اپنے اختلافات کو پسِ پُشت ڈال کر متحد ہوں تاکہ اپنے دشمنوں کو منہ توڑ جواب دے سکیں۔ اللہ تعالیٰ مسلمان ممالک کے حکمرانوں کو متحد ہونے اور دشمنوں کی چالوں کو سمجھنے اور پھر ان کو بھرپور طور پر جواب دینے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

روزہ اور بندگی کے تقاضے

(قرآن وحدیث کی روشنی میں)

مسجد جامع القرآن، قرآن اکیڈمی لاہور میں امیر تنظیم اسلامی محترم شجاع الدین شیخ ﷾ کے 20 فروری 2026ء کے خطاب جمعہ کی تلخیص

خطبۂ مسنونہ اور تلاوت آیات قرآنی کے بعد!

سب سے پہلے ہم پر اللہ تعالیٰ کا شکر واجب ہے کہ اس نے ہمیں ماہ رمضان عطا فرمایا۔ قرآن حکیم میں اللہ فرماتا ہے:

﴿لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَاَزِيْدَنَّكُمْ﴾ (ابراہیم:7)

''اگر تم شکر کرو گے تو مَیں تمہیں اور زیادہ دوں گا۔''

شکر کا یہ بھی تقاضا ہے کہ اللہ کی نعمتوں کی قدر کی جائے۔ اللہ تعالیٰ نے رمضان کا مہینہ ہمیں صحت اور عافیت کے ساتھ عطا فرمایا۔ یہ اللہ کو راضی کر لینے، اللہ کو پا لینے، جہنم سے آزادی حاصل کرنے اور جنت الفردوس پانے کی محنت کا ایک موقع اللہ تعالیٰ نے ہمیں عطا کیا ہے۔ اللہ ہمیں اس کی قدر کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آج سب سے پہلے اسی حوالے سے چند باتوں کی یاد دہانی مقصود ہے۔ قرآن میں اللہ تعالیٰ نے روزے کا مقصد یہ بیان فرمایا:

﴿لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ﴿١٨٣﴾﴾ (البقرہ)

''تا کہ تمہارے اندر تقویٰ پیدا ہو جائے۔''

اللہ تعالیٰ نے انسان کو بے مقصد پیدا نہیں کیا۔ بے مقصد زندگی گزارنا جانوروں کا طرزِ عمل ہے۔ اُن کا کوئی مقصد نہیں ہوتا۔ انسان وہ کہلائے گا جس کا کوئی مقصد زندگی ہو اور با مقصد طور پر زندگی گزارے۔ انسان کا خالق رب ہے اور اُسی رب نے بتایا کہ انسان کی زندگی کا مقصد کیا ہے:

﴿وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ ﴿٥٦﴾﴾ (الذاریات) ''اور مَیں نے نہیں پیدا کیا جنوں اور انسانوں کو مگر صرف اس لیے کہ وہ میری بندگی کریں۔''

یہ زندگی اللہ نے عبادت کے لیے دی ہے اور عبادت صرف نماز، روزہ، زکوٰۃ، حج، عمرے تک محدود نہیں ہے بلکہ پوری زندگی اور زندگی کا ہر لمحہ اللہ کی بندگی میں گزارنا، اللہ کے احکامات کو ہر معاملے میں مدنظر رکھنا عبادت کا اصل مفہوم ہے۔ بدقسمتی سے آج ہمارے ہاں عبادت کا تصور چند فرائض کی ادائیگی تک محدود ہو گیا ہے۔ بعض کے نزدیک تو صرف جمعہ کی دو رکعت پڑھ لینا ہی عبادت رہ گیا ہے۔ باقی پورا وقت چاہے جو مرضی کریں۔ یہ عبادت کا مفہوم ہرگز نہیں ہے۔ لفظ عبادت عبد سے بنا ہے۔ عبد عربی میں غلام کو کہتے ہیں۔ غلام ہر وقت اپنے آقا کا حکم ماننے کا پابند ہوتا ہے۔ وہ آقا کے سامنے اپنی مرضی نہیں کر سکتا۔ اسی طرح انسان اپنے خالق کے احکامات پر عمل کرنے کا پابند

مرتب: ابو ابراہیم

ہے۔ رب کے سامنے اپنی مرضی نہیں چلا سکتا۔ تاہم غلامی اور عبادت میں ایک فرق ہے کہ غلامی مجبوری سے ہوتی ہے لیکن اللہ کی عبادت محبت کے جذبے کے ساتھ ہونی چاہیے کیونکہ اللہ تعالیٰ ہمارا خالق بھی ہے، مالک بھی ہے، رازق بھی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ نماز کی ہر رکعت میں ہم پہلے اقرار کرتے ہیں:

﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝﴾

یہاں ہم اقرار کرتے ہیں کہ اللہ ہی ہمارا رب ہے، وہی ہماری ہر حاجت پوری کرنے والا ہے، وہی کائنات کا نظام چلانے والا ہے، وہی ہر تدبیر فرمانے والا ہے۔ اس اقرار کے بعد پھر ہم یہ عہد کرتے ہیں:

﴿اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ۝﴾

یہی انداز سورۃ القریش میں ہے: ﴿فَلْيَعْبُدُوْا رَبَّ هٰذَا الْبَيْتِ ﴿٣﴾ الَّذِيْٓ اَطْعَمَهُمْ مِّنْ جُوْعٍ ۙ وَّاٰمَنَهُمْ مِّنْ خَوْفٍ ﴿٤﴾﴾ ''پس انہیں بندگی کرنی چاہیے اس گھر کے رب کی۔ جس نے انہیں بھوک میں کھانے کو دیا، اور انہیں خوف سے امن عطا کیا۔''

ہمیں کھلانے، پلانے، تحفظ دینے، تمام حاجتیں پوری کرنے والا اللہ سبحانہ وتعالیٰ ہے۔ اس اقرار کے ساتھ ہم اللہ کی اطاعت کریں تو یہ حقیقی معنوں میں عبادت ہوگی۔ اللہ سے محبت کیسی ہونی چاہیے؟ فرمایا:

﴿وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ ۭ﴾ (البقرہ:165)

''اور جو لوگ واقعتاً صاحب ایمان ہوتے ہیں اُن کی شدید ترین محبت اللہ کے ساتھ ہوتی ہے۔''

یہ عبادت کے اولین تقاضے ہیں لیکن کیا آج ہماری شدید ترین محبت اللہ سے ہے؟ اگر ایسا ہوگا تو عمل بتائے گا کہ یہ اللہ کا بندہ ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مومن وہ ہے جسے دیکھ کر اللہ یاد آئے۔ انسان چاہے مسجد میں بیٹھا ہو یا پارلیمنٹ میں، جج ہو، ملک کا وزیر اعظم ہو، یا فیلڈ مارشل ہو، کسی بھی عہدے اور مقام پر ہو، اس کی گفتگو، عمل، کردار، اخلاق اور معاملات سے پتا چل جائے گا کہ اُس کے دل میں تقویٰ اور ایمان ہے۔ اگر عمل ثبوت پیش نہیں کر رہا تو محبت اور عبادت کے دعوے بے بنیاد ہیں۔ اللہ تعالیٰ قرآن میں فرماتا ہے:

﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَا لَا تَفْعَلُوْنَ ﴿٢﴾ كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللّٰهِ اَنْ تَقُوْلُوْا مَا لَا تَفْعَلُوْنَ ﴿٣﴾﴾ (الصف) ''اے مسلمانو! تم کیوں کہتے ہو وہ جو کرتے نہیں ہو؟ بڑی شدید بیزاری کی بات ہے اللہ کے نزدیک کہ تم وہ کہو جو تم کرتے نہیں۔''

یہ بات اللہ کو انتہائی ناراض کر دینے والی ہے کہ تم وہ کہو جو تم کرتے نہیں ہو۔ بہرحال محبت کے جذبے کے ساتھ اپنے آپ کو مکمل طور پر، ہر لمحہ اور ہر عمل میں اللہ کی اطاعت کرنا عبادت ہے۔ نماز، روزہ، زکوٰۃ، حج وغیرہ

عبادات کا ذریعہ ہیں، یہ ارکان اسلام ہیں مگر مکمل اسلام نہیں ہیں۔ البتہ جو بڑی بڑی عبادات عطا کی گئی ہیں یہ بندے کو پوری زندگی کی عبادت کے لیے تیار کرتی ہیں۔ جیسا کہ 24 گھنٹے میں 5 نمازیں بندے کو اللہ کے حضور کھڑا کرتی ہیں، سال میں ایک مرتبہ صاحبِ نصاب پر زکوٰۃ انسان کے مال کو پاک کرتی ہے۔ اس کے علاوہ بھی ان بڑی بڑی عبادات کے فوائد ہیں۔ ایک فائدہ یہ بھی ہے کہ یہ اللہ کی بندگی کی راستے میں آنے والی رکاوٹوں کو دور کرتی ہیں، انسان بھول جاتا ہے لیکن یہ یاددہانی کرواتی ہیں۔ جیسا کہ نماز کے بارے میں فرمایا:

﴿اِنَّنِیْٓ اَنَا اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنَا فَاعْبُدْنِیْ ۙ وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ لِذِكْرِیْ ﴿۱۴﴾﴾ (طٰہٰ) ’’یقیناً میں ہی اللہ ہوں! کوئی اور معبود نہیں سوائے میرے، پس تم میری ہی بندگی کرو اور نماز قائم رکھو میری یاد کے لیے۔‘‘

نماز یہ یاد دلاتی ہے کہ ہم نے مسجد کے باہر جا کر بھی اللہ کا بندہ بننا ہے، وہاں سرکشی اور من مانی نہیں کرنی۔ اسی طرح زکوٰۃ یہ یاد دلاتی ہے کہ مال کی محبت میں ہم نے اللہ کی نافرمانی نہیں کرنی، حرام میں ملوث نہیں ہونا۔ آج مال کی محبت میں ہمارے معاشرے میں کتنے بڑے بڑے جرائم ہو رہے ہیں، بھائی بھائی کا گلا کاٹ رہا ہے، کہیں والدین کو قتل کیا جا رہا ہے۔ یہ مال کی محبت ہی تو ہے۔ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: ’’ہلاک ہو گیا دینار کا بندہ اور درہم کا بندہ (یعنی مال کی محبت میں اللہ کو بھول جانے والا)۔‘‘ (بخاری)

مال کی محبت میں انسان اللہ کی بندگی سے منہ موڑتا ہے، سرکشی کرتا ہے۔ شرک صرف بتوں کی پرستش کا نام نہیں بلکہ مال کی محبت میں اللہ کو فراموش کر دینا بھی شرک ہے۔ حضور ﷺ نے فرمایا: ہر اُمت کا کوئی نہ کوئی فتنہ ہے، میری اُمت کا فتنہ مال ہے۔ اس مال کی خاطر انسان بڑے سے بڑے گناہ کرتا ہے، ایپسٹین فائلز سے اب کیا کچھ ظاہر ہو رہا ہے۔ سورۃ زلزال میں ہم پڑھتے ہیں کہ روزِ قیامت زمین اپنے بوجھ نکال کر باہر رکھ دے گی۔ مسلم شریف کی حدیث کے مطابق یہ بوجھ سونے اور چاندی کے ڈھیر ہوں گے اور انسان انہیں دیکھ کر پشیمان ہوں گے کہ اس دولت کی خاطر ہم دنیا میں رب سے سرکشی کرتے رہے۔ آج یہ کتنا بے وقعت پڑا ہے۔ بندہ کہے گا آج یہ مال میرے کسی کام کا نہیں۔ ہمارے استاد ڈاکٹر اسرار احمدؒ سورۃ الحدید کے درس میں تفصیل سے اس بات کو بیان کرتے تھے کہ اگر مال کی محبت میں بندہ غرق ہوگا تو اللہ کی اطاعت کیسے کر سکے گا؟ اللہ کے دین کے تقاضوں پر عمل کیسے ہوگا؟ مال کی محبت اللہ کی اطاعت میں رکاوٹ بن جاتی ہے۔ یہ رکاوٹ تب ہٹے گی جب ہم اللہ کی راہ میں اس مال کو خرچ کریں گے، زکوٰۃ ادا کریں گے، صدقات و خیرات کریں گے۔ زکوٰۃ کے علاوہ بھی اللہ کی راہ میں خرچ کرنا چاہیے۔ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا:

((اِنَّ فِی الْمَالِ لَحَقًّا سِوَی الزَّکَاۃِ)) (ترمذی)

’’مال میں زکوٰۃ کے علاوہ بھی کچھ حق ہے۔‘‘

جب یہ مال اللہ کی راہ میں خلوص کے ساتھ خرچ ہوگا تو اس کی محبت دل سے نکلے گی اور مال بھی پاک ہوگا۔ مال کی محبت دل سے نکلے گی تو اللہ کی بندگی میں انسان آگے بڑھے گا۔ اسی طرح حج ان تمام عبادتوں کا مجموعہ ہے۔ اس میں مال کا انفاق بھی ہے، نماز کی ادائیگی بھی ہے، سفر اور مشقت بھی ہے۔ اسی طرح روزہ بھی اللہ کی بندگی کے راستے میں رکاوٹوں کو دور کرتا ہے۔ بندگی کا تقاضا تو مرتے دم تک ہے جیسا کہ فرمایا: ﴿وَاعْبُدْ رَبَّكَ حَتّٰى يَاْتِيَكَ الْيَقِيْنُ ﴿۹۹﴾﴾ (الحجر) ’’اور اپنے رب کی بندگی میں لگے رہیں یہاں تک کہ یقینی شے وقوع پذیر ہو جائے۔‘‘

﴿وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ﴿۱۰۲﴾﴾ (آل عمران)

’’اور تمہیں ہرگز موت نہ آنے پائے مگر فرمانبرداری کی حالت میں۔‘‘

رمضان میں بڑے اچھے مسلمان بن رہے ہیں، نماز بھی ہے، روزہ بھی ہے، تلاوت قرآن بھی ہے، لیکن چاند رات آتے ہی اگر ہمارا مزاج بدل رہا ہے اور شوال میں وہ کیفیت نہیں رہتی تو اس کا مطلب ہے کہ ہم نے روزے کا مقصد حاصل نہیں کیا۔ روزہ انسان کو صبر اور تقویٰ کی مشق کرواتا ہے کیونکہ اللہ کی جنت اتنی سستی نہیں ہے۔ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: جنت کو مشقتوں اور تکالیف نے گھیر رکھا ہے جبکہ جہنم کو لذتوں اور آسائشوں نے گھیرے میں لیا ہوا ہے۔ جنت چاہیے تو محنت اور مشقت سے گزرنا پڑے گا، اللہ کی بندگی میں جان، مال اور صلاحیت کو لگانا ہوگا، روزہ اسی کی مشق کرواتا ہے۔ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: ’’رمضان صبر کا مہینہ ہے اور صبر کا بدلہ جنت ہے۔‘‘

اسی طرح روزے کا حاصل تقویٰ ہے اور جنت میں جانے کے لیے تقویٰ ضروری ہے۔ روزے کی حالت میں جس طرح ہم نے حلال کو چھوڑ دیا اسی طرح رمضان کے بعد ہمیں حرام کو بھی چھوڑنا ہوگا۔ روزے کی حالت میں ہم صبر کرتے ہیں اور نفس کو بے قابو نہیں ہونے دیتے، رمضان کے بعد بھی ہمیں اپنے نفس کو کنٹرول میں رکھنا ہے، اس کو معبود نہیں بنانا۔ فرمایا:

﴿اَرَءَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰهَهٗ هَوٰىهُ ؕ﴾ (الفرقان:43)

’’کیا تم نے دیکھا اُس شخص کو جس نے اپنی خواہشِ نفس کو اپنا معبود بنا لیا ہے؟‘‘

اللہ کے احکامات کو ماننے کی بجائے اپنے نفس کی بات کو ماننا اور نفس کی خواہشات کے لیے دینی تقاضوں کو فراموش کر دینا نفس کو معبود بنانا ہے۔ روزہ نفس کو کنٹرول کرنے کی مشق کرواتا ہے تاکہ انسان تقویٰ کی روش پر چلنا شروع کر دے۔

رات کا قیام

روزے کا ایک بہت بڑا حاصل روح کی بیداری ہے۔ روزے کی حالت میں روح کو بیدار کرنے کا موقع ملتا ہے۔ انسان کا اصل وجود اُس کی روح ہے۔ روح کی وجہ سے انسان اشرف المخلوقات ہے۔ روزہ کی حالت میں جب انسان تقویٰ حاصل کرتا ہے تو روح بیدار ہوتی ہے۔ اس بیدار روح کی غذا قرآن مجید ہے۔ دن کو روزہ رکھ کر رات کو اگر قرآن کی تلاوت کریں گے، قرآن سنیں گے، سیکھیں گے، سمجھیں گے تو ہماری روح توانا ہوگی اور جب روح توانا ہوگی تو انسان کا تعلق اللہ کے ساتھ مضبوط ہوگا۔ بخاری شریف کی حدیث ہے اللہ فرماتا ہے: ’’روزہ میرے لیے ہے اور میں ہی اس کا بدلہ دوں گا۔‘‘ مومن کی سب سے بڑی خواہش یہ ہوتی ہے کہ اُس کو رب مل جائے۔ اگر روزہ کی وجہ سے رب مل جاتا ہے تو یہ کتنی بڑی نعمت ہے۔ لہٰذا رمضان رب کو پا لینے کا مہینہ ہے۔ یہ کتنی بڑی خوش نصیبی ہوگی اگر روزِ محشر رب یہ کہہ دے:

﴿يٰٓاَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ﴿۲۷﴾ ارْجِعِيْٓ اِلٰى رَبِّكِ رَاضِيَةً مَّرْضِيَّةً ﴿۲۸﴾ فَادْخُلِيْ فِيْ عِبٰدِيْ ﴿۲۹﴾ وَادْخُلِيْ جَنَّتِيْ ﴿۳۰﴾﴾ (الفجر) ’’اے نفسِ مطمئنہ! اب لوٹ جاؤ اپنے رب کی طرف اس حال میں کہ تم اس سے راضی، وہ تم سے راضی۔ تو داخل ہو جاؤ میرے (نیک) بندوں میں۔ اور داخل ہو جاؤ میری جنت میں!‘‘

روزے کی حالت میں ہم تھوڑی بہت مشقت برداشت کرتے ہیں اور اس کا اتنا بڑا انعام اگر مل رہا ہے تو ہمیں رمضان کی قدر کرنی چاہیے اور اس کے اوقات کو فضول کاموں میں ضائع ہرگز نہیں کرنا چاہیے۔ بلکہ دن کو

روزہ رکھ کر رات کو قرآن کے ساتھ قیام کرنا چاہیے۔
محترم ڈاکٹر اسرار احمدؒ نے نماز تراویح کے دوران دورۂ ترجمۂ قرآن کا سلسلہ شروع کیا تھا جو آج پاکستان کے تمام شہروں تک پھیل چکا ہے اور تقریباً 150 مقامات پر دورۂ ترجمۂ قرآن اور بعض مقامات پر خلاصہ مضامین قرآن کا اہتمام ہو رہا ہے۔ شہروں میں تو ویسے بھی لوگ رمضان کی راتوں میں جاگتے رہتے ہیں، یہی وقت اگر ہم قرآن کو سننے، سیکھنے، سمجھنے میں لگائیں تو اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے کا موقع حاصل کر سکتے ہیں۔ دورۂ ترجمۂ قرآن میں قرآن کو ترجمے اور تشریح کے ساتھ سننے اور سمجھنے کا موقع ملتا ہے۔ اس سے ایک طرف ہماری روح اور دینی فکر بیدار ہوگی اور دوسری طرف دورِ حاضر کے فتنوں سے بچنے اور اپنے نفس کو گناہوں سے بچانے کا موقع بھی ملے گا کیونکہ دجالی فتنوں کا دور ہے، بچوں کا عقیدہ و ایمان چھین لینے کے لیے سوشل میڈیا پر بے شمار فتنے موجود ہیں اور دجالی تہذیب کو میڈیا کے ذریعے بھی پروموٹ کیا جا رہا ہے۔ ان حالات میں اگر ہم اپنے بچوں کو قرآن کا پیغام نہیں سنائیں گے تو وہ دجالی فتنوں کا شکار ہو جائیں گے۔ لہٰذا کوشش کریں کہ دورۂ ترجمۂ قرآن کی محافل میں اپنے ساتھ بچوں کو بھی لائیں تاکہ وہ بھی قرآن کا پیغام سن سکیں۔ خواتین کے لیے بھی شرکت کا باپردہ انتظام ہوتا ہے۔ رمضان کا یہ مہینہ رحمتوں، برکتوں اور جنتوں کے حصول کا مہینہ ہے۔ جہنم سے آزادی کا مہینہ ہے۔ نیکی میں آگے بڑھنے اور بدی سے خود کو روکنے کا مہینہ ہے۔ جنت کے دروازے کھلے ہیں اور اس کا حصول رمضان میں آسان ہو گیا ہے۔ لہٰذا اس موقع سے فائدہ اُٹھائیے۔

بدقسمتی سے ہمیں اس اہم موقع سے فائدہ اُٹھانے کی بجائے فضولیات میں اُلجھایا جا رہا ہے۔ کرکٹ، کھیل تماشے، رمضان ٹرانسمیشن کے نام پر لوگوں کو مصروف رکھا جا رہا ہے تاکہ وہ رمضان کی برکتوں سے استفادہ نہ کر سکیں۔ اسلام کے نام پر بننے والے ملک میں لوگوں کو اسلام کے قریب لانے کی کوشش ہونی چاہیے تھی لیکن اس کے برعکس یہاں کچھ اور چل رہا ہے۔ سندھ اسمبلی کے ایک ہندو ممبر نے گزشتہ دنوں شراب پر پابندی کا مطالبہ کیا لیکن انتہائی افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ مسلمان ممبران اسمبلی نے اُس کی مخالفت کی۔ سندھ میں وہ علاقہ جس کو پیپلز پارٹی کا گڑھ کہا جاتا ہے، وہاں سرعام شراب خانے کھلے ہوئے ہیں اور رمضان کی راتوں میں بھی وہاں سرعام شراب فروخت ہو رہی ہے، پارٹیاں ہو رہی ہیں، ناچ گانا ہو رہا ہے، فحاشی اور بے حیائی سرعام ہو رہی ہے۔ بتایا جا رہا ہے کہ سندھ حکومت کی اجازت سے یہ سب ہو رہا ہے۔ اسی طرح رمضان ٹرانسمیشن کے نام پر پورے پاکستان میں تماشا چل رہا ہے، وہ چینلز بھی 12 گھنٹے رمضان ٹرانسمیشن کے نام پر تماشا لگائے ہوئے ہیں جو باقی مہینوں میں آدھا گھنٹہ بھی کوئی دینی پروگرام نہیں کرتے۔ اصل میں اُن کے پیچھے سرمایہ دار بیٹھا ہوا ہے، اُس کی پروڈکٹ فروخت ہو رہی ہے، اور رمضان کو انہوں نے بزنس بنایا ہوا ہے۔ اشتہارات میں بے حیائی اور ناچ گانے بھی چل رہے ہیں۔ اناللہ وانا الیہ راجعون! ریاستی ادارے کدھر ہیں، پیمرا کدھر ہے۔ اس سب میں نظریۂ پاکستان کہاں ہے؟ اسی طرح سود کے خاتمے کے لیے بھی ہماری حکومتیں تیار نہیں ہیں۔ حالانکہ وفاقی شرعی عدالت سے کئی بار فیصلہ آ چکا۔ ایک طرف فحاشی و عریانی کے دھندے اور دوسری طرف سودی کاروبار، اللہ سے جنگ جاری رکھنے کا باقاعدہ اعلان ہمارے حکمرانوں نے کیا ہوا ہے۔ کیا ان حالات میں ہم پر رحمتیں اور برکتیں نازل ہوں گی؟ قرآن میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

”جب میرے بندے میرے بارے میں آپ سے سوال کریں تو آپ کہہ دیں کہ میں بہت ہی قریب ہوں ہر پکارنے والے کی پکار کے جب بھی وہ مجھے پکارے قبول کرتا ہوں، لیکن اُنہیں بھی تو چاہیے کہ وہ میری بات مان لیا کریں اور مجھ پر ایمان رکھیں یہی اُن کی بھلائی کا باعث ہے۔“ (البقرۃ:186)

رحمتیں اور برکتیں تب نازل ہوں گی جب ہم اللہ کے فرمانبردار بندے بن جائیں گے۔ اللہ کے ساتھ جنگ کر کے تو رحمتیں اور برکتیں حاصل نہیں ہو سکتیں۔ اصل میں رمضان کا تقاضا تو یہ ہے کہ ہم یہ سب چیزیں چھوڑ دیں، رمضان ٹرانسمیشن، کرکٹ، ناچ گانا، فلمیں، ڈرامے وغیرہ وغیرہ جو بھی شر پھیلایا جا رہا ہے، اُس سے خود کو بچائیں تو رمضان کا مقصد بھی پورا ہو جائے اور اللہ کی رحمتیں بھی نازل ہوں گی۔ دوسری طرف یہ کھیل تماشے بھی خود بخود رک جائیں گے۔ ظاہر ہے جب عوام اُن کو دیکھیں گے ہی نہیں تو یہ سلسلہ بند ہو جائے گا۔ لیکن اگر ہم خود یہ سب دیکھنا نہیں چھوڑتے، سودی دھندا بند نہیں کرتے، ناچ گانا، فلمیں، ڈرامے اور دیگر فضولیات دیکھنا نہیں چھوڑتے تو اللہ کے نزدیک قصوروار ہم خود بھی ہیں۔

غزہ کی صورت حال اور ٹرمپ کا امن بورڈ

غزہ امن بورڈ کے اجلاس میں ٹرمپ نے غیر مسلم حکمرانوں کو بھی بلایا، مسلم حکمرانوں کو بھی بلایا۔ غیر مسلموں میں سے تو بعض نہیں گئے لیکن مسلم حکمران بھاگے بھاگے پہنچ گئے۔ ہمارے وزیر اعظم بھی گئے اور ٹرمپ کی تعریفوں کے پُل باندھے۔ حالانکہ دوسری طرف وہی ٹرمپ فلسطین کے مسلمانوں کے قاتل نیتن یاہو سے ہاتھ ملا کر کھڑا ہے۔ یہ بہت بڑا سوالیہ نشان ہے کہ غزہ امن بورڈ میں شامل ہو کر مسلم حکمران کس کے ساتھ کھڑے ہوئے ہیں؟ نیتن یاہو تو اعلانیہ کہہ رہا ہے جب تک حماس کو غیر مسلح نہیں کیا جائے گا، اُن کو غزہ سے نکالا نہیں جائے گا، کوئی امن بورڈ قابل قبول نہیں ہے۔ ہماری وزارت خارجہ نے کہا ہے کہ ہم حماس کو غیر مسلح کرنے کے عمل میں شامل نہیں ہوں گے۔ سوال پیدا ہوتا ہے کہ اگر ہماری فوج کے جوانوں کو غزہ بھیجا گیا تو وہ وہاں کیا کریں گے؟ کیا ہماری فوج اسرائیلی مظالم کو روک پائے گی، مسجد اقصیٰ کی حفاظت کرے گی۔ کیا گریٹر اسرائیل کے منصوبے کو ہم روک پائیں گے؟ حالانکہ اس سے پہلے کئی بار اسرائیل نے معاہدوں کی خلاف ورزی کی ہے، امن معاہدہ کے باوجود ابھی تک فلسطینیوں کی نسل کشی جاری ہے۔ اللہ تعالیٰ مسلم حکمرانوں کو ہدایت دے۔ غیروں پر بھروسا کرنے کی بجائے مسلم ممالک خود متحد ہوں تو اُمت کے مفادات کا تحفظ کر سکتے ہیں۔ سب سے بڑھ کر یہ کہ اللہ کے ساتھ مخلص ہوں گے تو اللہ کی مدد بھی آئے گی اور اُن کو اللہ تعالیٰ اتحاد و اتفاق بھی دے گا۔ لیکن اگر محض اپنی کرسی بچانے کے لیے، یا ڈالرز کے لیے ہمارے حکمران اور پالیسی ساز پالیسیاں بناتے رہیں گے تو باطل کے سامنے سرنگوں ہوتے جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ قرآن میں فرماتا ہے کہ یہود و نصاریٰ کبھی تم سے راضی نہ ہوں گے جب تک کہ تم اُن کی ملت کی پیروی نہ کرو۔ یعنی یہود و نصاریٰ تو یہ چاہتے ہیں کہ ہم اللہ کو چھوڑ دیں، اسلام کو چھوڑ دیں، اللہ کے رسول ﷺ کا نام نہ لیں تو تب وہ راضی ہوں گے، اس سے کم پر راضی نہیں ہوں گے۔ یہ واضح ہے۔ اس کے باوجود بھی اگر ہمارے حکمران اُن پر بھروسا کرتے ہیں تو پھر ہم ان کے لیے دعا ہی کر سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ حکمرانوں کو بھی ہدایت دے اور ہمیں بھی ہدایت دے۔ سب کو اللہ کے دین کے ساتھ مخلص ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین! ❀❀❀

روزے اور قرآن کا باہمی تعلق

ڈاکٹر اسرار احمدؒ

رمضان المبارک کے عظیم اور بابرکت مہینے کی عظمت و افادیت سے آگاہ کرنے اور اس کی برکات سے صحیح طور پر مستفید ہونے کے لیے حضور ﷺ نے ماہ شعبان کی آخری تاریخ کو خطبہ ارشاد فرمایا۔ حضرت سلمان فارسی ؓ فرماتے ہیں کہ ماہ شعبان کی آخری تاریخ کو رسول اللہ ﷺ نے ہمیں ایک خطبہ دیا، جس میں ارشاد فرمایا:

''اے لوگو! تم پر ایک عظمت والا مہینہ سایہ فگن ہونے والا ہے۔ یہ مہینہ بڑا بابرکت ہے۔ اس ماہ مبارک میں ایک رات (شب قدر) ہے جو ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس مہینہ میں روزے رکھنا فرض ٹھہرایا ہے اور اس کی رات میں قیام (یعنی تراویح) کو نفل قرار دیا ہے۔ جو کوئی بھی اس مہینے میں نیکی کا کام کر کے اللہ تعالیٰ کا قرب اور اس کی رضا حاصل کرنا چاہے گا، اسے اس نیکی کا اجر وثواب اتنا ملے گا جیسے دوسرے دنوں میں فرض ادا کرنے پر ملے گا (یعنی مسنون اور نفل نیکی فرض کے برابر ہو جائے گی) اور جو کوئی اس مہینہ میں فرض ادا کرتا ہے تو اس کو ستر فرائض کے برابر اجر وثواب ملے گا اور یہ مہینہ صبر کا مہینہ ہے اور صبر کا اجر وثواب جنت ہے اور یہ باہمی ہمدردی اور دم سازی کا مہینہ ہے اور یہی وہ مہینہ ہے جس میں بندۂ مومن کے رزق میں اضافہ کر دیا جاتا ہے۔ جو کوئی اس مہینے میں کسی روزہ دار کا روزہ افطار کرائے گا، اس کے گناہوں کی مغفرت بھی ہوگی اور اس کی گردن کو دوزخ کی آگ سے چھٹکارا بھی حاصل ہوگا اور روزہ افطار کرانے والے کو روزہ دار کے برابر اجر وثواب بھی ملے گا، بغیر اس کے کہ روزہ دار کے اجر میں کوئی کمی کی جائے۔ اس پر صحابہ کرامؓ نے عرض کیا: ''یا رسول اللہ ﷺ ہم میں سے ہر ایک تو روزہ افطار کرانے کی استطاعت نہیں رکھتا۔'' حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: '' یہ ثواب اللہ تعالیٰ اس شخص کو بھی عطا فرمائے گا جو دودھ یا لسی کی معمولی مقدار یا صرف پانی کے ایک گھونٹ ہی سے کسی روزہ دار کا روزہ افطار کرائے گا اور جو کوئی روزہ دار کو پیٹ بھر کر کھانا کھلائے گا، اسے اللہ تعالیٰ میرے حوض (یعنی حوض کوثر) سے ایسا سیراب کرے گا کہ اس کو میدان حشر میں پیاس نہیں لگے گی، یہاں تک کہ جنت میں داخل ہو جائے گا۔ اس مہینے کا ابتدائی عشرہ اللہ کی رحمت کا ظہور ہے اور اس کا درمیانی عشرہ مغفرت خداوندی کا مظہر ہے اور آخری عشرہ گردنوں کو آتش دوزخ سے چھڑانے کی بشارت اور نوید سے معمور ہے اور جو کوئی اس مہینہ میں غلام و خادم اور زیردستوں کی مشقت میں تخفیف اور کمی کر دے گا تو اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت فرمائے گا اور دوزخ کی آگ سے آزادی عطا فرمائے گا۔''

اس حد درجہ بلیغ و جامع خطبہ میں نبی اکرم ﷺ نے رمضان المبارک میں کیے جانے والے نیک اعمال کا بطور خاص ذکر فرمایا ہے۔ آپ کی یہ منشاء اور خواہش تھی کہ امت مسلمہ اس عظمت والے مہینہ سے مستفیض ہونے کے لیے ذہنی طور پر تیار ہو جائے، اس لیے کہ جب تک کسی چیز کی حقیقی قدر و قیمت کا شعور نہ ہو اس وقت تک انسان اس سے صحیح طور پر اور بھرپور طریقے سے استفادہ نہیں کر سکتا۔ صیام کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ''اے ایمان والو! تم پر روزہ فرض کر دیا گیا ہے، جیسے تم سے پہلے لوگوں پر بھی فرض کیا گیا تا کہ تم میں تقویٰ پیدا ہو جائے۔'' (البقرہ:183) آگے آیت 185 میں فرمایا:

''رمضان المبارک نزول قرآن کا مہینہ ہے، جسے لوگوں کے لیے ہدایت اور رہنمائی بنا کر حق و باطل میں تمیز کرنے والے کھلے اور مضبوط دلائل کے ساتھ نازل کیا گیا۔''

روزے کی عبادت کے لیے کوئی سا مہینہ بھی مقرر کیا جا سکتا تھا، مگر اس کے لیے بطور خاص رمضان المبارک ہی کا انتخاب اس لیے ہوا کہ یہ نزول قرآن کا مہینہ ہے۔ اس ماہ میں دن کے روزہ کے ساتھ رات کو قیام اللیل کی عبادت کو اجر وثواب کے حصول کا ذریعہ بنا دیا گیا۔ رمضان المبارک میں قیام اللیل کی اہمیت اس حدیث مبارکہ سے بخوبی واضح ہوتی ہے۔ ارشاد نبوی ﷺ ہے: ''جس نے ایمان و احتساب کے ساتھ روزے رکھے تو ایسے شخص کے سابقہ تمام گناہ بخش دیئے گئے اور جس نے رمضان المبارک کی راتوں کو ایمان و احتساب کے ساتھ قیام کیا، اس کے بھی جملہ سابقہ گناہ بخش دیئے گئے۔''

(بخاری و مسلم)

اس حدیث مبارکہ میں صیام و قیام کو ایک دوسرے کے متوازی و مساوی طور پر بیان کیا گیا ہے۔ اسی مضمون کو ایک اور حدیث میں یوں فرمایا گیا ہے:

''روزہ اور قرآن دونوں بندے کی سفارش کریں گے (یعنی اس بندے کی جو دن کو روزہ رکھے گا اور رات کو اللہ کے حضور کھڑے ہو کر قرآن پڑھے پائے گا)۔ روزہ عرض کرے گا: اے پروردگار! میں نے اس بندے کو کھانے پینے سے روکے رکھا، پس میری شفاعت اس کے حق میں قبول فرما۔ اور قرآن کہے گا: اے پروردگار! میں نے اس بندے کو رات کے وقت سونے سے روکے رکھا، پس اس کے حق میں میری سفارش قبول فرما۔ چنانچہ روزہ اور قرآن دونوں کی سفارش اس بندے کے حق میں قبول فرمائی جائے گی۔''

درج بالا احادیث کا مدعا و منشا رمضان المبارک کی راتوں کا زیادہ سے زیادہ حصہ قرآن مجید کے ساتھ بسر کرنا ہے، یعنی صیام و قیام کے متوازی حکم نبوی ﷺ کا تقاضا ہے کہ بندۂ مومن کا دن جس طرح روزے کی حالت میں گزرتا ہے، اسی طرح اس کی رات قرآن کے ساتھ بسر ہو، لہٰذا رمضان المبارک میں تراویح کی شکل میں قرآن مجید کی تلاوت و سماعت کا افضل ترین عمل رکھا گیا ہے اور اس عمل کی فضیلت کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ ایمان و احتساب کے ساتھ دن کے روزے اور رات کے قیام پر نبی اکرم ﷺ نے پچھلے تمام گناہوں پر مغفرت کی بشارت دی ہے۔

اس مہینے میں روزہ کی برکت سے تقویٰ اور خدا ترسی کے جذبات پیدا ہو جاتے ہیں۔ جب کوئی شخص ان جذبات کے ساتھ نماز تراویح میں اپنے خالق کے حضور کھڑا ہوتا ہے اور قرآن سنتا ہے تو گویا اس کے قلب پر قرآن مجید کا نزول ہو رہا ہوتا ہے۔ وحی الٰہی کی یہ باران رحمت اللہ تعالیٰ

کاعظیم ترین انعام واحسان ہے اس لیے کہ بندۂ مومن قرآن مجید کی تلاوت کے ذریعے اللہ تعالیٰ سے ہم کلامی کا شرف حاصل کرتا ہے۔ قرآن مجید کی اس عظمت کو علامہ اقبال نے یوں بیان فرمایا:

فاش گویم آنچہ در دل مضمر است
این کتابے نیست چیزے دیگر است
مثل حق پنہاں و ہم پیدا ست تو
زندہ و پائندہ و گویا ست تو
چوں بجاں در رفت جان چوں دیگر شود
جاں چو دیگر شود جہاں دیگر شود

علامہ کہتے ہیں: ''اس کتاب کے بارے میں جو بات میرے دل میں پوشیدہ ہے، اسے اعلامیہ ہی بیان کر دوں۔ حقیقت یہ ہے کہ یہ کتاب نہیں بلکہ کچھ اور ہی شے ہے۔ یہ ذات حق وسبحانہ وتعالیٰ کا کلام ہے، لہٰذا اسی کے مانند پوشیدہ بھی ہے اور ظاہر بھی اور جیتی جاگتی اور بولتی بھی ہے اور ہمیشہ قائم رہنے والی ہے۔ یہ حکمت بھری کتاب جب کسی کے باطن میں سرایت کر جاتی ہے تو اس کے اندر ایک انقلاب برپا ہو جاتا ہے اور جس کسی کے اندر ایک انقلاب برپا ہو جاتا ہے اور جس کسی کے اندر کی دنیا بدل جاتی ہے تو پھر پوری دنیا اس کے اس انقلاب کی زد میں آ جاتی ہے۔''

قرآن مجید کی اس عظمت و جلالت شان کو خود قرآن مجید میں یوں بیان فرمایا گیا:
''ہم اگر اس قرآن کو کسی پہاڑ پر نازل کر دیتے تو تم دیکھتے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی خشیت سے جھک جاتا اور پھٹ جاتا اور ہم یہ مثالیں لوگوں کے لیے بیان کرتے ہیں تا کہ لوگ غور وفکر کریں۔''

قرآن مجید سے استفادہ کی لازمی شرط تقویٰ ہے، جبکہ روزے سے تقویٰ حاصل ہوتا ہے۔ یوں روزے اور قرآن کے دوگونہ پروگرام کے ذریعے انسان کی روح نشوونما پاتی ہے اور روح سے حیوانی جبلتوں کا بوجھ کم ہو جاتا ہے، کیونکہ روح کو اس کی اصل غذا کلام ربانی کی صورت میں مہیا ہو جاتی ہے اور ع ''اپنے مرکز کی طرف مائل پرواز تھا حسن'' کے مصداق صیام وقیام کی مسلسل مشق کے نتیجے میں بندۂ مومن کی روح کو نہ صرف جلا ملتی ہے بلکہ اس کے دل میں جذبہ تشکر بھی پروان چڑھتا ہے، جس سے اللہ کے ساتھ بندہ کے تعلق میں جوش اور ولولہ پیدا ہو جاتا ہے۔ اسی کے سامنے ہاتھ پھیلانے، گڑگڑانے اور اپنی خطاؤں سے توبہ کرنے کے جذبات موجزن ہو جاتے ہیں۔ گویا رمضان المبارک میں بندہ مومن پوری یکسوئی کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی جانب متوجہ ہو جاتا ہے۔ اسلام کے علاوہ دیگر اہل مذاہب نے اللہ تک براہ راست رسائی کے لیے بے شمار واسطے اور وسیلے گھڑ کر نا قابل فہم مشرکانہ نظام وضع کر رکھے ہیں۔ بقول اقبال:

کیوں خالق و مخلوق میں حائل رہیں پردے
پیران کلیسا کو کلیسا سے اُٹھا دو

لیکن اسلام کی تعلیم یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ سے تعلق کے لیے کسی پوپ، کسی پروہت، کسی پنڈت یا کسی پیر کی بطور واسطہ ضرورت نہیں ہے۔ انسانی شرف اور آزادی کے لیے اس سے بڑا منشور اور چارٹر کوئی نہیں ہوسکتا کہ خالق و مخلوق کے درمیان کوئی دوسرا انسان حائل نہ ہو، البتہ بعض اوقات انسانوں کا اپنا طرزِ عمل اور ان کی حرام خوری اللہ اور بندے کے مابین حجاب بھی بن جاتی ہے، چنانچہ رزق حلال کا حصول بھی تقویٰ کی شرط لازم ہے، جس کے بغیر کوئی عبادت قبول نہیں ہوتی، اسی لیے اللہ تعالیٰ نے اپنے تمام رسولوں کو بھی رزق حلال کی تلقین کی ہے۔

مختصر یہ کہ صیام وقیام رمضان سے تعلق مع اللہ کے حصول کا مقصد بخوبی حاصل ہوتا ہے، تاہم رمضان میں روزے کے ساتھ رات کے قیام کا کامل فائدہ بھی ممکن ہے جب مقتدی نماز تراویح میں ہونے والی تلاوت قرآن کے مطالب کو سمجھ بھی رہا ہو۔ اس کا ایک طریقہ تو وہ ہے جو شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا نے اختیار فرمایا۔ شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا کی خانقاہ میں تراویح کی نماز میں کئی ہزار افراد شریک ہوتے تھے۔ وہاں ہر چار رکعت نماز تراویح کے بعد نصف سے پون گھنٹہ کا وقفہ ہوتا جس کے دوران بعض لوگ اذکار واوراد میں مصروف ہو جاتے اور کچھ لوگ وعظ ونصیحت سننے سنانے میں مصروف کار ہوتے اور بعض لوگ اگلی آیات کی تلاوت کرتے۔ دوسرا طریقہ وہ ہے جو انجمن خدام القرآن کے زیر اہتمام لاہور، گوجرانوالہ، کراچی، پشاور، فیصل آباد، ملتان، سرگودھا، راولپنڈی، کوئٹہ اور ملک کے دوسرے شہروں میں نماز تراویح کے ساتھ ساتھ ترجمہ وتفسیر قرآن کا پروگرام ''دورہ ترجمہ قرآن'' کے نام سے گزشتہ کئی سالوں سے منعقد کیا جا رہا ہے اور جس کی بدولت عربی زبان سے عدم واقفیت کے باوجود پروگرام کے شرکا کو کچھ نہ کچھ قرآن مجید کی تعلیمات سے آگاہی ہو جاتی ہے۔ لہٰذا ہماری کوشش ہونی چاہیے کہ ہم رمضان میں قرآن کے ساتھ اپنے تعلق کو زیادہ سے زیادہ مضبوط کریں۔ ❁❁❁

شہروں کی بربادی کے اسباب

بھاری بھرکم ٹیکس اور حد سے بڑھتے ہوئے فوجی مصارف!

مفسر قرآن حضرت مولانا صوفی عبدالحمید خان سواتیؒ فرماتے ہیں:

''شہروں کی بربادی کے اسباب میں سے ایک یہ ہے کہ حکومتیں کاشت کاروں، تاجروں اور پیشہ وروں پر بڑے بھاری ٹیکس لگاتی ہیں اور ان ٹیکسوں کی وصولیابی کے لیے ان لوگوں کو تنگ کرتی ہیں، اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ فرمانبردار لوگ جو بغیر جبر کے ٹیکس ادا کرتے ہیں، آہستہ آہستہ ان کا خاتمہ ہو جاتا ہے اور جو لوگ طاقتور اور سخت ہوتے ہیں وہ ٹیکس ادا کرنے سے انکار کرتے ہیں اور حکومت کے خلاف بغاوت کے لیے تیار ہو جاتے ہیں۔ حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ اس موقع پر دورِ حاضر کے لوگوں کو خبردار کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

''ملک اور شہر کی اصلاح آسان ٹیکس لگانے اور بقدر ضرورت محافظ رکھنے سے ہی ہوسکتی ہے، موجودہ زمانہ کے لوگ اس نکتہ سے باخبر رہیں۔'' (حجۃ اللہ البالغہ)

حضرت شاہ ولی اللہؒ کے اس بیان میں کتنی بڑی صداقت پوشیدہ ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ موجودہ دور میں تمام ممالک میں حد سے زیادہ بڑھتے ہوئے فوجی مصارف ایسے ہیں کہ جن سے تمام ممالک کی معیشت ابتر ہو جاتی ہے۔ اسی طرح طاقت سے زیادہ ٹیکس وغیرہ لگانے سے جو خرابیاں پیدا ہوتی ہیں، حکومتیں ان کا مشاہدہ کرتی رہتی ہیں، مگر افسوس کہ اس ظلم کو ترک کرنے کے لیے تیار نہیں ہوتیں'' (مقالات سواتی، ص 343)

غزہ پر جاری ظلم اور مغربی دنیا کی خاموش شراکت داری

ڈاکٹر ضمیر اختر خان

دنیا بھر میں انسانی حقوق، جمہوریت اور انصاف کے بلند بانگ دعوے کرنے والی مغربی طاقتوں کا چہرہ غزہ کی سرزمین پر بے نقاب ہو چکا ہے۔ حالیہ انکشافات نے یہ حقیقت مزید واضح کر دی ہے کہ غزہ پر مسلط کی گئی صہیونی جنگ میں نہ صرف امریکہ براہِ راست ملوث ہے بلکہ ہزاروں مغربی ممالک کے شہری بھی اس جنگ کا حصہ بنے ہوئے ہیں۔ یہ صورت حال عالمی ضمیر کے لیے ایک کڑا امتحان ہے اور مسلم دنیا کے لیڈروں کے لیے لمحہ فکریہ!

رپورٹس کے مطابق اسرائیلی فوج میں پچاس ہزار سے زائد ایسے اہلکار شامل ہیں جو دوہری شہریت رکھتے ہیں، جن میں بڑی تعداد امریکی اور یورپی پاسپورٹ رکھنے والوں کی ہے۔ ہزاروں امریکی، فرانسیسی، روسی، یوکرینی اور جرمن شہری اسرائیلی فوج کا حصہ بن کر غزہ کے نہتے اور محصور عوام کے خلاف کارروائیوں میں شریک رہے ہیں۔ سوال یہ ہے کہ کیا یہ ممالک واقعی انسانی حقوق کے علمبردار ہیں یا پھر ان کے دعوے صرف سیاسی مفادات تک محدود ہیں؟

اکتوبر 2023ء کے بعد سے غزہ میں ہونے والے حملوں میں ہزاروں فلسطینی مسلمان شہید ہو چکے ہیں، جن میں خواتین اور بچوں کی بڑی تعداد شامل ہے۔ اسپتالوں، اسکولوں اور رہائشی علاقوں پر بمباری نے یہ واضح کر دیا ہے کہ یہ محض ایک جنگ نہیں بلکہ نسل کشی (Genocide) اور ایک انسانی المیہ ہے۔ ایسے میں اگر مغربی ممالک کے شہری براہِ راست اس جنگ میں شامل ہوں تو یہ معاملہ صرف ایک ریاست کا نہیں رہتا بلکہ پوری مغربی دنیا کی اخلاقی ذمہ داری بن جاتا ہے۔

مزید افسوسناک امر یہ ہے کہ عالمی سطح پر انصاف کے ادارے اور طاقتور حکومتیں اس صورت حال پر خاموش دکھائی دیتی ہیں۔ اگر کسی اور خطے خاص طور پر مسلم دنیا میں ایسے واقعات رونما ہوتے تو پابندیاں، تحقیقات اور گرفتاریوں کا سلسلہ فوراً شروع ہو جاتا۔ مگر یہاں دہرا معیار صاف نظر آتا ہے۔ چند ممالک میں تحقیقات کی بات ضرور کی جا رہی ہے، لیکن اب تک کسی کو گرفتار نہیں کیا گیا، جو اس بات کا ثبوت ہے کہ انصاف کا ترازو کمزوروں کے لیے کچھ اور طاقتوروں کے لیے کچھ اور ہے۔

یہ وقت ہے کہ عالمی برادری محض بیانات تک محدود نہ رہے بلکہ عملی اقدامات کرے۔ غیر ملکی شہریوں کی اس جنگ میں شمولیت کی شفاف تحقیقات ہوں، ممکنہ جنگی جرائم پر قانونی کارروائی کی جائے اور غزہ کے عوام کو فوری تحفظ فراہم کیا جائے۔ انسانی حقوق کی پاسداری کا تقاضا ہے کہ مظلوم کی آواز سنی جائے، چاہے وہ کہیں بھی ہو اور اس کا تعلق کسی بھی قوم یا مذہب سے ہو۔

غزہ آج صرف ایک جغرافیائی خطہ نہیں بلکہ عالمی انصاف کے دعوؤں کا امتحان بن چکا ہے۔ اگر دنیا نے اب بھی آنکھیں بند رکھیں تو تاریخ اسے کبھی معاف نہیں کرے گی۔

مغربی سڑکوں کے نعرے ،احتجاج اور مغربی ایوانوں کی پالیسیاں، ایک کھلا تضاد ہے۔ غزہ کے مسئلے نے مغربی دنیا کے اندر اس نمایاں تضاد کو بے نقاب کر دیا ہے۔ ایک طرف لندن، پیرس، برلن، نیویارک اور دیگر شہروں کی سڑکوں پر لاکھوں افراد فلسطینیوں کے حق میں مظاہرے کرتے نظر آتے ہیں؛ دوسری طرف انہی ممالک کے ہزاروں شہری اسرائیلی فوج میں شامل ہو کر براہِ راست جنگ کا حصہ بنتے ہیں، جبکہ ان کی حکومتیں سفارتی اور عسکری سطح پر اسرائیل کی حمایت جاری رکھتی ہیں۔ سوال یہ ہے کہ یہ دو متضاد تصویریں ایک ہی وقت میں کیسے موجود ہیں؟

مزید براں یہ تضاد صرف ریاست اور عوام کے درمیان نہیں، بلکہ خود معاشروں کے اندر بھی موجود ہے۔ ایک ہی ملک میں ایسے افراد بھی ہیں جو فلسطینیوں کے حق میں سرگرم ہیں، اور ایسے بھی جو اسرائیلی فوج میں شامل ہو رہے ہیں۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ مغربی معاشرے یکساں سوچ کے حامل نہیں بلکہ نظریاتی، مذہبی، سیاسی اور نسلی حوالوں سے منقسم ہیں۔ چنانچہ سڑکوں پر ہونے والے مظاہرے پورے معاشرے کی نمائندگی نہیں کرتے، بلکہ ایک مضبوط مگر مخصوص طبقے کی آواز ہوتے ہیں۔

تنقیدی زاویے سے دیکھا جائے تو ایک اور پہلو بھی سامنے آتا ہے۔ کیا عوامی احتجاج واقعی پالیسی پر اثر انداز ہو رہا ہے؟ اگر لاکھوں افراد مسلسل مظاہرے کر رہے ہیں لیکن حکومتی پالیسی میں بنیادی تبدیلی نہیں آتی، تو اس کا مطلب یہ ہو سکتا ہے کہ یا تو عوامی دباؤ محض ڈراما ہے، یا پھر طاقت کے مراکز عوامی رائے سے زیادہ مضبوط اور خود مختار ہیں اور عوامی رائے کو خاطر میں نہیں لاتے۔ یہ سوال مغربی جمہوریتوں کے عملی ڈھانچے پر بھی روشنی ڈالتا ہے کہ آیا خارجہ پالیسی واقعی عوامی خواہشات کی عکاس ہے یا نہیں۔

علاوہ ازیں، بعض ناقدین یہ بھی کہتے ہیں کہ مغربی معاشروں میں احتجاج کی آزادی ایک حد تک نظام کا حصہ بن چکی ہے یعنی لوگ سڑکوں پر آ سکتے ہیں، نعرے لگا سکتے ہیں، مگر اس سے ریاستی پالیسی کی بنیادیں نہیں ہلتیں۔ اگر ایسا ہے تو پھر احتجاج ایک اخلاقی اظہار تو ہے، مگر عملی تبدیلی کا ذریعہ کمزور پڑ جاتا ہے۔ یہی وہ مقام ہے جہاں ’’اظہارِ یکجہتی‘‘ اور ’’حقیقی سیاسی اثر‘‘ کے درمیان فاصلہ نمایاں ہو جاتا ہے۔

اصل تضاد دراصل طاقت اور اخلاقیات کے درمیان ہے۔ ایک طرف انسانی حقوق اور انصاف کے عالمی دعوے، دوسری طرف زمینی سیاست، فوجی اتحاد اور مفادات۔ غزہ کا معاملہ اس کشمکش کو نمایاں کر رہا ہے۔ مغربی سڑکوں کے نعرے اور مغربی ایوانوں کے فیصلے ایک دوسرے سے ہم آہنگ نہیں دکھائی دیتے اور یہی عدم ہم آہنگی آج کے عالمی نظام پر سب سے بڑا سوالیہ نشان ہے۔

اس تضاد کو بے نقاب کرنے کا مقصد جدید دنیا کو خبردار کرنا ہے کہ تمہارا نظام انسانوں کے دکھوں کا مداوا نہیں کر سکتا۔ تمہارے نظام میں طاقت، سیاست اور اخلاقیات ایک ہی سمت میں نہیں چلتے۔ غزہ کا المیہ تمہیں دعوتِ فکر دیتا ہے کہ تم نہ صرف ریاستی پالیسیوں بلکہ جمہوری نظاموں کی عملی حدود پر بھی سنجیدگی سے غور کرو۔

مغرب کا یہ تضاد مسلم دنیا کو بھی پکار رہا ہے کہ تم آگے بڑھو اور نوعِ انسانی کو اس عادلانہ اور منصفانہ نظام کی برکات سے مستفید ہونے کا موقع فراہم کرو۔ یہ تب ہی ممکن ہے کہ تم اپنی دنیا میں پہلے اس نظام کو قائم کر کے اس کا عملی نمونہ پیش کرو۔ اس طرف فوری توجہ نہ دی گئی تو ہم نہ صرف عالمِ انسانی کے مجرم ہوں گے بلکہ بروزِ قیامت اللہ کے سامنے بھی مجرم قرار پائیں گے۔ اعاذنا اللہ من ذالک۔ ❁

خواتین رمضان المبارک کیسے گزاریں؟

ڈاکٹر بی بی خاشعہ

رمضان المبارک کا رحمتوں بھرا مہینہ شروع ہو چکا ہے۔ اس ماہ میں اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اور نوازشات انہی لوگوں کا مقدر بنتی ہیں جو اس ماہ کی مناسبت سے اپنے اوپر عائد فرائض و ذمہ داریوں کو بحسن وخوبی سرانجام دیں۔

روزہ چونکہ پُرمشقت عبادت ہے، اس لیے اس میں احتیاط بھی ضروری ہے۔ رحمت، خیر و برکت اور مغفرت سے بھرپور ماہ صیام کا اللہ کے نیک بندوں کو شدت سے انتظار ہوتا ہے اور کیوں نہ ہو کہ یہ نیکی، برکت، بخشش، عنایت، صدقہ وخیرات، رضائے الٰہی کے حصول اور جہنم سے گلوخلاصی کا مہینہ ہے۔ رمضان المبارک کا روزہ، تراویح، صدقہ، دعا، ذکر، تلاوت، مناجات، عمرہ اور دیگر اعمال صالحہ جہاں مردوں کے لیے ہیں وہیں عورتوں کے لیے بھی ہیں۔ ان اعمال کا اجر وثواب جس طرح مردوں کو نصیب ہوتا ہے ویسے ہی اللہ تعالیٰ عورتوں کو بھی عنایت کرتا ہے۔

روزہ رکھنا عورتوں پر (شرعی شرائط کے ساتھ) فرض ہے۔ جب ہم غروب آفتاب کے وقت روزہ افطار کرنے لگیں تو یہ قلبی اقرار کریں کہ ہم نے اپنی زندگی میں اللہ تعالیٰ کے ایک عظیم دن کی قدر کی اور اسے اس کی منشاء کے مطابق گزارا۔ ان شاء اللہ آنے والے دن کو بھی اسی جذبے، اخلاص اور محبت کے ساتھ روزے کی حالت میں گزاریں گے۔ سحری کرتے وقت یہ نیت کرنی چاہیے کہ اس کھانے سے جسم میں جو طاقت آئے گی اسے اللہ تعالیٰ کی اطاعت میں صرف کیا جائے گا اور اس سے دن بھر روزہ برقرار رکھنے میں مدد ملے گی۔

یوں روزے دار کا ہر لمحہ رضائے الٰہی کا مظہر بن جائے گا اور اس کے تمام اعمال وافعال قربِ الٰہی کا ذریعہ بنتے چلے جائیں گے۔ ماہ رمضان میں ہم پر یہ ذمہ داری بھی عائد ہوتی ہے کہ ہم کثرت سے قرآن مجید کی تلاوت کریں کیونکہ قرآن مجید اسی مہینے میں نازل کیا گیا جیسا کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ”رمضان کا مہینہ (وہ ہے) جس میں قرآن اتارا گیا ہے جو لوگوں کے لیے ہدایت ہے اور (جس میں) رہنمائی کرنے والی اور (حق و باطل میں) امتیاز کرنے والی واضح نشانیاں ہیں“۔ (البقرہ:185)

یہ اللہ کا کلام ہے جب ہم اس کی تلاوت کر رہے ہوں تو ہمارے جسم پر اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے جاہ وجلال اور عظمت کا اثر مرتب ہو رہا ہو۔ قرآن حکیم کی تلاوت کے ساتھ ساتھ اس پر عمل کرنا بھی ناگزیر ہے۔ یہ قرآن کا فرمان ہے اور یہی قرآن حکیم کا اصل مقصد ہے۔ سیدنا عبداللہ بن عباس ؓ فرماتے ہیں کہ قرآن کی تلاوت کرنے والا یا فائدہ حاصل کرنے والا ہے یا نقصان۔ یا تو قرآن حکیم کی تلاوت سے اس کے ایمان ویقین میں اضافہ ہوتا ہے یا پھر قرآنی احکام پر عمل نہ کر کے خسارے میں رہتا ہے۔ ہمیں بدعملی کا خسارہ اٹھانے سے اللہ کی پناہ مانگنی چاہیے۔

رمضان المبارک میں خواتین کا کام بس مردوں کے لیے سحری اور افطاری کی تیاریوں میں مصروف رہنا نہیں ہے بلکہ رمضان میں روزہ، تراویح، صدقہ، دعا، ذکر، تلاوت، مناجات، عمرہ اور دیگر اعمال صالح عورتوں کے لیے بھی ہیں۔ اکثر خواتین روزہ تو رکھ لیتی ہیں مگر سحری وافطاری کے چکر میں پڑ کر ذکر وتلاوت اور دعاؤں میں مشغولیت سے محروم رہ جاتی ہیں۔ لہٰذا بہتر ہے کہ رمضان سے متعلق ان امور کا ذکر کیا جائے جسے مسلمان خواتین اس ماہ مبارک کی بھرپور برکات حاصل کرنے کے لیے اختیار کریں۔

فرض نماز کی شروع وقت میں ادائیگی کا خاص اہتمام کریں، سحر وافطاری کے چکر میں مکروہ وقت تک نہ ٹالیں، جبکہ فرض نماز کا قضا کرنا تو سخت ترین گناہ ہے۔ یا تو کوئی خاص وقت مقرر کر کے تلاوت قرآن کریم کریں اور اگر ایسا ممکن نہ ہو تو ہر نماز کے بعد کم از کم چوتھائی پارہ ضرور پڑھیں۔ تراویح کی بیس رکعات خواتین کے لیے بھی مسنون ہیں۔ یہ موقع سال میں ایک ہی بار آتا ہے۔ جس طرح رمضان کے دن کے روزوں کی حدیث پاک میں فضیلت آئی ہے اسی طرح رات کے قیام یعنی تراویح پر بھی مغفرت کی بشارت ہے۔ لہٰذا اس کی ادائیگی میں سستی وکاہلی نہ برتیں۔ اللہ کا ذکر کرنے کے لیے بھی ایک یا کچھ اوقات مخصوص کریں اور ان میں ناغہ نہ کریں۔

خواتین چلتے پھرتے، کام کے دوران ”سبحان اللہ“ ”الحمد للہ“ ”اللہ اکبر“ ”لا الٰہ الا اللہ“ ”لاحول ولاقوۃ الا باللہ“، درود شریف اور استغفار کا ورد کریں۔ سحری وافطاری میں ایسی غیر ضروری چیزوں کا اہتمام کرنے سے گریز کریں جن کے باعث آپ کی عبادات میں خلل پڑتا ہو۔ انواع و اقسام کے کھانوں کے لیے سارا سال پڑا ہے، یہ خاص مہینہ آخرت کے کھانے کمانے کے لیے خاص ہے۔ افطار میں جلدی کرنا: نبی کریم ﷺ کا فرمان ہے لوگ اس وقت تک بھلائی پر رہیں گے جب تک افطار میں جلدی کرتے رہیں گے۔ ویسے تو ہر وقت دعا کر سکتے ہیں لیکن افطاری کا وقت خاص قبولیت دعا کا وقت ہے۔ حدیث پاک کا مفہوم ہے کہ تین قسم کے لوگ کی دعا رد نہیں ہوتی ہے۔ ایک منصف امام کی، دوسرے روزہ دار کی جب وہ افطار کرے، تیسرے مظلوم کی۔

سحری کھانا سنت ہے اور بغیر سحری کے بھی روزہ رکھنا درست ہے۔ اگر سحری میں آنکھ نہ کھلے تو سحری نہ کرنے کی وجہ سے رمضان کا فرض روزہ چھوڑنا صحیح نہیں ہے اور سخت ترین گناہ ہے۔ روزے کی حالت میں بری باتوں سے، گالی گلوچ سے بچیں، بلکہ اگر کوئی دوسرا بحث و تکرار کرے یا گالی دے تو اس کا جواب نہ دیں بلکہ اس سے کہہ دیں میں روزے سے ہوں۔ حدیث پاک میں ہے کہ اگر کوئی شخص جھوٹ بولنا اور دغابازی کرنا (روزے رکھ کر بھی) نہ چھوڑے تو اللہ تعالیٰ کو اس کی کوئی ضرورت نہیں کہ وہ اپنا کھانا پینا چھوڑ دے۔ رمضان میں جب افطاری بنائیں تو اپنی استطاعت کے مطابق تھوڑا سالن یا چند روٹیاں زائد بنالیں یا شربت کے ایک گلاس یا چند کھجوروں سے پڑوس میں یا مسجد میں کسی کا روزہ افطار کروادیں۔ اس بات کا انتظار نہ کریں کہ جس دن بہت زیادہ افطاری بنے گی صرف اسی دن بھجوائی جائے گی۔

حدیث پاک میں ہے کہ جس شخص نے کسی روزہ دار کو افطار کروایا تو اس شخص کو بھی اتنا ہی ثواب ملے گا جتنا ثواب روزہ دار کے لیے ہوگا، اور روزہ دار کے اپنے ثواب میں سے کچھ بھی کمی نہیں کی جائے گی۔

اعتکاف (اپنی شرائط کے ساتھ) عورت کے لیے مسنون ہے۔ خواتین اپنے گھر کے کسی کمرے کے ایک حصہ کو اعتکاف کے لیے مخصوص کرلیں اور اس حصہ سے بلاضرورت باہر نہ نکلیں، جیسے بیت الخلاء وغیرہ جانے کی ضرورت پوری کرنی ہے۔ رمضان کے آخری عشرہ کی طاق راتوں کا ایک بڑا حصہ عبادت میں گزار دیں، کچھ دیر سو بھی سکتے ہیں تاکہ تازہ دم ہو کر دوبارہ عبادت میں مشغول ہوسکیں۔ رمضان المبارک کے یہ رحمتوں بھرے شب وروز ہمیں گناہوں سے اجتناب کی نہ صرف دعوت دیتے ہیں بلکہ اس کے لیے ایک نورانی ماحول بھی فراہم کرتے ہیں۔

لہٰذا ہمیں ان لمحات میں اس قدر محنت مجاہدہ اور ریاضت کرنی چاہیے کہ ایک ماہ کی مشق ہمیں پوری زندگی

اطاعت وفرمانبرداری کے قالب میں ڈھال دے۔ہم پر واجب ہے کہ ہم اس مبارک مہینے میں اپنے اعمال کا جائزہ لیں۔اگر برے اعمال کے مرتکب ہیں تو ہم ان کی بجائے نیک اعمال سرانجام دینے کو اپنا معمول بنالیں۔

رمضان المبارک کے سعادت بھرے لمحات ہمیں وقت کی قدرواہمیت کی جانب بھی متوجہ کرتے ہیں۔ہم میں سے جو کوتاہی کرتا ہے یا خود ہی اپنا وقت ضائع کرتا ہے اسے ابھی سے اپنے اوقات کو منظم کرنا چاہیے اور اپنی زندگی کے چلن کو درست کرنا چاہیے۔سیدنا عبداللہ بن عباس ؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ’’دو نعمتیں ایسی ہیں کہ ان میں بہت سے لوگ کوتاہی کے مرتکب ہوتے ہیں اور وہ ہیں صحت اور فراغت‘‘۔(صحیح البخاری)

معاشرے میں یہ بات دیکھنے میں آتی ہے کہ جن نوجوانوں کو اللہ تعالیٰ نے صحت اور فراغت سے نواز رکھا ہے وہ اکثر وبیشتر کوتاہی کے مرتکب پائے جاتے ہیں۔وہ اپنا وقت کھیل کود اور سیر سپاٹے میں ضائع کردیتے ہیں اور اپنی صحت کو برے اعمال کے ارتکاب سے برباد کر بیٹھتے ہیں، اس حوالے سے اللہ رب العزت کی بارگاہ میں ہمیں عافیت اور سلامتی کی التجا کرنی چاہیے۔

رمضان المبارک کے یہ ایام ہمیں اپنے نظام الاوقات کو ترتیب دینے، حقوق اللہ اور حقوق العباد کا باقاعدگی سے اہتمام کرنے کی دعوت دیتے ہیں۔نیز ہمیں اس امر کی جانب متوجہ کرتے ہیں کہ ہم محض لہوولعب میں ہی زندگی کے ان قیمتی ایام کو ضائع نہ کریں بلکہ ان اوقات کی اہمیت کا احساس کرتے ہوئے ان سے زیادہ سے زیادہ فائدہ حاصل کرنے کی کوشش کریں۔رب کریم سے دعا ہے کہ ہمیں اس ماہ مبارک میں ان ساری نعمتوں سے مالا مال کردے۔آمین!

❀❀❀

دعائے صحت کی اپیل

☆ حلقہ پنجاب جنوبی، ملتان کینٹ محترم فاروق عزیز بیمار ہیں۔

برائے بیمار پرسی: 0302-7317735

☆ حلقہ پنجاب جنوبی، ملتان غربی محترم شہزادہ احمد خان کمر کی تکلیف میں مبتلا ہیں۔

برائے بیمار پرسی: 0333-7629415

اللہ تعالیٰ تمام بیماروں کو شفائے کاملہ عاجلہ مستمرہ عطا فرمائے۔قارئین اور رفقاء واحباب سے بھی بیماروں کے لیے دعائے صحت کی اپیل کی جاتی ہے۔

اَللّٰھُمَّ اَذْھِبِ الْبَاْسَ رَبَّ النَّاسِ وَاشْفِ اَنْتَ الشَّافِیْ لَاشِفَاءَ اِلَّا شِفَاؤُكَ شِفَاءً لَّا یُغَادِرُ سَقَمًا

کارِ تریاقی

زخم خوردہ قلم سے جواب......

عامرہ احسان
amira.pk@gmail.com

رمضان المبارک پوری دنیا کے مسلمانوں کو یک جا کرتا، اخوت کے رشتے میں پرو دیتا ہے۔مسجد الحرام، عمرہ ادا کرنے دنیا کے ہر کونے سے کھنچ کر آنے والوں سے بھری ہوتی ہے۔مگر وہ رمضان جو نبی ﷺ اور صحابہ کرام ؓ کے رمضان سے سب سے زیادہ مشابہ ہو، سدا سے اہل فلسطین کے حصے آیا! پابندیوں، محاصروں، سختیوں، فاقہ کشیوں سے گھرا رمضان! مسجد اقصیٰ پہنچ کر نماز، تراویح ادا کرنا ایمان کی بھاری قیمت وصول کرتا ہے۔ہم سیرتِ نبوی ﷺ میں رمضان اور جہاد ساتھ ساتھ چلتے پائیں گے۔غزوۂ بدر اور فتح مکہ تو بالخصوص۔ہمارے ہاں گیارہ ماہ بھولے بسرے ایمان کے ساتھ گزار کر، جب رمضان آتا ہے تو رب تعالیٰ کے حضور خوش نصیب غسل روحانی کے لیے عمرہ، اعتکاف، غرباء کے لیے دسترخوان اور بحمد للہ قرآن پاک، مساجد سے تعلق استوار کرکے روحانی سکینت اور مغفرت کا اہتمام کرتے ہیں۔اور پھر وہی روز و شب منتظر ہوتے ہیں!

اگرچہ سبھی عبادات ہمارا تعلق باللہ، مسلم اجتماعیت مضبوط کرتی ہیں۔اللہ کے دربار میں حاضری، فرد فرد کی روح میں قرب الٰہی، ہر خلیے میں رب تعالیٰ کی عظمت وکبریائی، اپنی کمزوری، کوتاہی پر عفو طلبی اتارتی ہے۔ساتھ ہی اخوت، محبت، اجتماعیت، دکھ درد میں شراکت، خود پرستی، خود پسندی، نرگسیت کی بیماریوں سے شفایاب کرکے عجز و عاجزی، ایثار و قربانی کے جذبے بیدار کرتی ہے۔یہ ہمہ نوع تربیت تمام عبادات کی روح ہے۔کیونکہ ہمیں دنیا کی قیادت کے لیے پیدا کیا گیا۔ایپسٹین، ٹرمپ کو نہیں! بندۂ مومن کو اعلیٰ سیرت و کردار کا اہل بنا دیتی ہے۔یہ ہم مسلمانوں کا امتحان بھی ہوتا ہے۔مسابقت فی الخیرات، فی الحسنات!

مگر اہل فلسطین سے مقابلہ ناممکن ہے! ہماری گھروں کے قریب کی مساجد میں بھی حاضری بڑھ جاتی ہے مگر اقصیٰ کو تو دیکھئے: یہود کی پابندیاں یہ ہیں کہ مرد 55 برس سے اوپر کے ہوں، خواتین 50 برس سے زیادہ، بچے 12 سال سے کم عمر ہوں۔روزانہ پرمٹ بھی درکار ہوتے ہیں۔پہلے جمعے کو 10 ہزار سے زائد کی اجازت نہ تھی جو پہلے لاکھوں میں ہوتی تھی۔چیک پوائنٹس پر طویل انتظار، اوقات پر مزید پابندیاں، افطار سے روکا جانا۔اہل غزہ پر تو مکمل ممانعت ہے یروشلم کا رخ بھی نہیں کر سکتے۔پھر بھی نجانے کیسے 60 ہزار جیسے تیسے تراویح میں شریک ہوئے! ہچکیوں آہوں سسکیوں کے ساتھ دعا گو ہیں کہ: ایک دن تو آئے گا جب ہم اقصیٰ میں نماز پڑھیں گے بلا چیک پوائنٹ، بلا (اسرائیلی) فوجی، بڑی عمر کے لوگ رورو کر یا اللہ! یا اللہ کی فریادوں کے ساتھ گریہ کناں ہیں۔

ہمارے مردوں، نوجوانوں کے لیے مساجد کے کھلے دروازے کتنی عظیم نعمت ہے، فلسطینیوں سے پوچھئے! عین اسی وقت امریکہ میں ٹرمپ اہل غزہ کا مستقبل طے کرنے، بورڈ آف پیس، بھرے رمضان میں بلائے بیٹھا ہے۔جبکہ ادھر یہودی آبادکاروں نے غزہ پر حملہ کیا۔ایک نمایاں ممبر پارلیمنٹ لیمور کے بیٹے ہرملیچ (Har-Melech) نے غزہ میں پہلے قدم کے طور پر درخت لگائے، یہ کہہ کر کہ یہاں ’صرف یہودی‘ علاقہ قائم ہوگا فلسطینی نسل کشی کے بعد۔یہ اہتمام انتہا پسند اسرائیلی آبادکار گروپ نے کیا جو (مغربی کنارے میں) نئی غیر قانونی آبادیاں بنانے میں مدد فراہم کرتا ہے۔یہ شخص اسم بامسمیٰ ہے کہ 'ملیچھ' کے AI کے مطابق معنی، بدیسی، غیر ملکی، غیر تہذیب یافتہ، ناپاک کے ہیں۔اللہ رمضان کی دعاؤں سے انبیاء کی یہ سرزمین پاک ومہذب رکھے۔(آمین)

اسی دوران جب نام نہاد امن بورڈ کا ڈرامہ چل رہا ہے، ٹکر کارلسن، ایک معروف پوڈکاسٹ میزبان کی امریکی سفیر برائے اسرائیل ہکابی سے گفتگو سامنے آگئی۔(ٹرمپ کے نمائندے Hackabee) کا کہنا تھا کہ: ’’اگر اسرائیل پورے مشرق وسطیٰ پر قبضہ کرلے تو وہ ٹھیک کرے گا۔یہ بائبل کا عطا کردہ حق ہے اسرائیل کو۔‘‘ (مصر میں دریائے نیل سے لے کر، فرات کے علاقے تک شام اور عراق میں) اس پر پہلے تو میزبان کارلسن نے اس نرالی، اُنچ، پنچ پر اسے آڑے ہاتھوں لیا کہ: 'خود نتین یاہو کا خاندان پولینڈ سے ہے۔وہ باعمل یہودی بھی نہیں۔اس بارے بھی کوئی شہادت نہیں کہ اس کے آباء واجداد کبھی اسرائیل میں رہے ہوں۔وہ یہاں کی زبان بھی نہ بولتے تھے۔کس بنیاد پر یہاں اس کا حق قائم ہے؟' جب پھنس گیا تو ہکابی، ہکلاتے ہوئے بولا، ہکا بکا! جو بات تم

کہہ رہے ہو وہ میں سمجھنے سے بالکل قاصر ہوں!' تاہم پہلی مرتبہ شدید ردعمل اس گفتگو پر پورے مشرقِ وسطیٰ کے دیگر مسلم ممالک، او آئی سی، عرب لیگ اور گلف کوآپریشن کونسل سے آیا۔ متحدہ عرب امارات کے بیان پر سبھی ممالک نے دستخط کیے کہ یہ خطے کے ممالک کی خودمختاری پر حملہ ہے۔ علاقائی استحکام اور امن کے لیے دھمکی ہے۔ بین الاقوامی قانون کی دھجیاں بکھیری ہیں۔

ہکابی نے پتھر مار کر جو پانی کی لہریں چیک کرنا چاہیں تو ہنگامہ ہو گیا۔ بڑے عرصے بعد مسلم غیرت نے انگڑائی لی، سخت ردعمل دیا۔ شکر ہے کہ فی الحال پاکستان ISF کا حصہ نہیں بنا۔ نہ ہی یہ اسے زیبا ہے۔ مسلم دنیا میں پاکستان اہم مقام کا حامل ہے۔ سبھی مسلم ممالک بخوبی واقف ہیں کہ جنگ بندی کے باوجود اسرائیل غزہ میں نہ نسل کشی سے باز آیا، نہ سہولیات فراہم کیں۔ امریکہ اسرائیل کے عزائم غزہ، مغربی کنارے، اقصیٰ کے حوالے سے بدترین ہیں۔ بلکہ گریٹر اسرائیل، تیسری عالمی جنگ کی تیاری میں ایران کے نام پر مشرقِ وسطیٰ کے گرد بھاری جنگی بحری بیڑوں سے گھیراؤ، پاکستان کے نیوکلیئر پروگرام سے ازلی دشمنی طے شدہ امور ہیں۔ حکمران کاسہ لیسی، خوشامد ٹرمپ کی کر بھی لیں تو یہ حقائق عوام کے لیے ناقابلِ قبول اور عیاں ہیں۔ اللہ کی ناراضی کا مظہر، رحمت کے عشرے میں مردان کے اپی سنٹر سے نہایت کم گہرائی سے اٹھنے والا زلزلہ ہے۔ اگر ہمیں رمضان میں بھی اللہ کا خوف، دنیا میں بحیثیت مسلم اپنا مقام، ذمہ داریاں، اقصیٰ اور مظلوم غزہ مستحضر نہ ہوا تو ہم کج فہمی کے کس درجے پر ہوں گئے؟ دنیا کا کون سا ظلم ہے جو باقی ہے۔ خالد تورانی، امریکی مسلم حقوق تنظیم CAIR کے ایگزیکٹیو ڈائریکٹر نے بتایا کہ اسرائیل کے پاس دنیا کا سب سے بڑا انسانی کھال (Skin) بینک ہے۔ یہ اعضاء چرانے کی سب سے بڑی صنعت چلا رہا ہے۔ وہ ہمارے مسلم فلسطینی بھائی بہنوں کے مردہ اجساد سے کھال کھینچ رہے ہیں۔ پورا غزہ تہہ در تہہ تباہ حال رہائشی بلڈنگوں میں دبے انسانی ڈھانچوں کا ملبہ امریکی، اسرائیل اور یورپی اسلحے نے بنایا۔ اب امن بورڈ تعمیرِ نو کے ٹھیکے میں سارے مسلم امیر ممالک کا پیسہ نچوڑے گا اور ساحل سمندر پر ٹرمپ کے تفریحی سیاحتی مراکز بنیں گے! کچھ تو سوچیے!

اس پر مستزاد یہ کہ 25 فروری کو مودی کے اعلیٰ سطحی اسرائیلی دورے پر آمد کا نیتن یاہو نے کابینہ میں

اعلان کیا۔ مقصود راسخ العقیدہ مسلمانوں کے خلاف، بھارت اور دیگر ممالک کے ساتھ مل کر معاشی، سفارتی، سکیورٹی پر مبنی وسیع تر اتحاد کی بنیاد رکھنا ہے۔ (ٹائمز آف اسرائیل: 22 فروری)

ہماری سینٹ نے بجا طور پر اسے علاقائی اور بین الاقوامی خطرے کا باعث قرار دے کر اسرائیلی، بھارتی عزائم کے خلاف جامع قرارداد منظور کی ہے۔

بنگلہ دیش میں بی این پی کے طارق رحمان نے اقتدار سنبھال لیا ہے۔ عوامی لیگ جس پر عبوری حکومت نے مکمل پابندی عائد کی تھی، ملک بھر میں جابجا اس کے دفاتر کھل رہے ہیں۔ اگرچہ سرکاری طور پر بقول سیکرٹری جنرل بی این پی فخر الاسلام، ابھی فیصلہ نہیں ہوا۔ انتخابات میں بی این پی کے لیے عوامی لیگ کی درپردہ حمایت کے خدشات کو تقویت ملتی ہے۔ نیز بھارتی غیر معمولی گرمجوشی بھی سوالیہ نشان ہے۔ بنگلہ دیش ٹرانسپیرنسی انٹرنیشنل کے مطابق بی این پی کے 70 فی صد ممبران پارلیمنٹ مالدار بزنس مین ہیں۔ الیکشن میں کالے دھن کی کارفرمائی بھی رہی۔ وزراء، ممبران کی ماضی کی کرپشن کے پول بھی کھل رہے ہیں۔ اللہ بنگلہ دیش کو سیاسی، معاشی استحکام عطا فرمائے۔ بھارتی شکنجے سے محفوظ رکھے۔ (آمین)

عُدو کے خنجرِ برآں جارحیت کا
میں زخم خوردہ قلم سے جواب پیش کروں

❀❀❀

پریس ریلیز 27 فروری 2026ء

پاکستان اور افغانستان فوری طور پر جنگ وجدل سے اعلانِ برأت کریں
برادر ہمسایہ مسلم ممالک صبر وتحمل اور صلح وسلامتی کی طرف آئیں

شجاع الدین شیخ

پاکستان اور افغانستان فوری طور پر جنگ وجدل سے اعلانِ برأت کریں۔ برادر ہمسایہ مسلم ممالک صبر وتحمل اور صلح وسلامتی کی طرف آئیں۔ ان خیالات کا اظہار تنظیم اسلامی کے امیر شجاع الدین شیخ نے ایک بیان میں کیا۔ اُنہوں نے کہا کہ گزشتہ 24 گھنٹے کے دوران پاکستان اور افغانستان کا ایک دوسرے کے علاقوں پر حملوں کے دعوے اور قتل و غارت گری کرنا انتہائی تشویش ناک ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ طاغوتی قوتیں اپنے مذموم مقاصد کے حصول کے لیے مشرقِ وسطیٰ اور ہمارے خطے کے مسلم ممالک کے آپس کے تنازعات کو ہوا دے رہی ہیں۔ پھر یہ کہ باطل قوتیں یہ بھی جانتی ہیں کہ احادیثِ مبارکہ میں مستقبل کا جو منظرنامہ بیان کیا گیا ہے اُس میں اُن کے راستے کی سب سے بڑی رکاوٹ خراسان کا خطہ ہوگا، جس میں پاکستان کا کچھ حصہ اور افغانستان بھی شامل ہیں۔ وہیں سے حضرت مہدی کی نصرت اور یروشلم کی آزادی کے لیے افواج جائیں گی۔ لہٰذا وہ کسی قیمت پر پاک افغان تعلقات کو بہتر ہونے نہیں دے رہے۔ بلکہ معاملہ یہاں تک پہنچ گیا ہے کہ ٹی ٹی پی (TTP) کی دہشت گردی کو روکتے افغانستان میں افغان طالبان کی حکومت اور ریاستِ افغانستان پر حملے شروع کر دیئے گئے ہیں، جس سے خطے کی امن و سلامتی داؤ پر لگا دی گئی ہے۔ اُنہوں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں مسلمانوں کو ایک دوسرے کا بھائی قرار دیا ہے۔ اپنے مسلم بھائی کا ناحق قتل ایک بہت بڑا جرم اور گناہ ہے جس سے اجتناب کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے۔ آپس میں لڑنے بھڑنے سے فائدہ صرف دشمن کو ہو رہا ہے۔ لہٰذا اسلامی اخوت کا تقاضا ہے کہ پاکستان اور افغانستان فوری طور پر باہم قتل و غارت گری کو بند کر کے مذاکرات کی طرف آئیں۔ (جاری کردہ: مرکزی شعبہ نشر و اشاعت تنظیم اسلامی، پاکستان)

ماہِ رمضان اور ہماری ذمہ داریاں

محمد عبداللہ

ماہِ رمضان المبارک اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک عظیم تحفہ ہے، جو ہر سال ایمان والوں کی زندگی میں اصلاح، تزکیہ اور قربِ الٰہی کے بے شمار مواقع لے کر آتا ہے۔

رمضان کی عظمت و استقبال

ماہِ رمضان رحمت، مغفرت اور نجات کا مہینہ ہے۔

نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''جب رمضان آتا ہے تو جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور جہنم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں۔'' (صحیح البخاری)

اس حدیث کی روشنی میں رمضان کا استقبال خوشی، شکر اور تیاری کے ساتھ کرنا چاہیے نہ کہ غفلت کے ساتھ۔

رمضان سے قبل دنیوی مصروفیات سمیٹنا

رمضان محدود وقت کا نام ہے، اس لیے ضروری ہے کہ غیر ضروری کاروباری، سماجی اور تفریحی مشاغل کم کر دیئے جائیں سلف صالحین رمضان سے پہلے اپنے معاملات نمٹا لیتے تھے تاکہ عبادت میں یکسوئی حاصل ہو اور آخرت کی سرمایہ کاری زیادہ سے زیادہ ہو سکے۔

اخلاصِ نیت واصلاحِ ارادہ

روزہ محض بھوک پیاس نہیں بلکہ تقویٰ کی تربیت ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے ایمان اور ثواب کی نیت سے رمضان کے روزے رکھے، اس کے پچھلے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔'' (صحیح البخاری)

لہٰذا رمضان سے قبل نیت کی اصلاح اور توبہ ضروری ہے۔

قرآن مجید سے مضبوط تعلق

ماہِ رمضان قرآن کریم کا مہینہ ہے۔ حضور ﷺ ماہِ رمضان میں حضرت جبرئیل علیہ السلام کے ساتھ قرآن کریم کا دور فرمایا کرتے تھے۔ (صحیح البخاری)

قرآن مجید سے تعلق کیسے مضبوط کیا جائے؟

قرآن کریم سے تعلق محض تلاوت تک محدود نہیں بلکہ اس کے لیے درج ذیل اعمال بنیادی حیثیت رکھتے ہیں۔

(i) کثرتِ تلاوت

تلاوت کا ایک روزانہ کا معمول طے کیجیے، جسے کسی حال میں نہ چھوڑیں۔ کم از کم ایک پارہ روزانہ پڑھنے کی کوشش کیجیے۔

(ii) تدبر اور فہم

قرآن کریم کو سمجھنے کی کوشش کیجیے۔ اگر آپ عربی نہیں جانتے تو کسی مستند ترجمہ اور تفسیر کا مطالعہ شروع کیجیے۔ اللہ تعالیٰ کا کلام آپ سے کیا کہہ رہا ہے اسے جاننا تعلق کو گہرا کرتا ہے۔

(iii) نماز میں قرآن کریم کی تلاوت اور سماعت کا اہتمام

نمازوں میں، خصوصاً تراویح اور تہجد میں قرآن کریم سننے اور پڑھنے کا خاص اہتمام کیجیے۔

(iv) عمل کی نیت

قرآن کریم کو صرف برکت کے لیے نہیں بلکہ ہدایت کے لیے پڑھیے۔ جو آیت پڑھیں اسے اپنی زندگی میں نافذ کرنے کی کوشش کیجیے۔

(v) آدابِ تلاوت کا لحاظ

باوضو ہو کر، قبلہ رو بیٹھ کر اور توجہ و یکسوئی کے ساتھ پڑھنا دل پر اثر ڈالتا ہے۔

(vi) قرآن مجید سے تعلق کے فوائد و ثمرات

جب ایک بندہ قرآن کریم سے جڑ جاتا ہے، تو اس کی زندگی میں حیرت انگیز تبدیلیاں آتی ہیں۔

(vii) دل کا سکون

قرآن کریم ذکرِ الٰہی ہے اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ''خبردار! اللہ تعالیٰ کے ذکر سے ہی دلوں کو اطمینان نصیب ہوتا ہے۔ (سورۃ الرعد:28)

(viii) شفاعت کا ذریعہ

حدیث پاک کے مطابق قرآن کریم اور روزہ قیامت کے دن بندہ کی سفارش کریں گے۔ (صحیح مسلم)

(ix) درجات کی بلندی

جنت میں بندے سے کہا جائے گا کہ قرآن کریم پڑھتا اور (جنت کے بلند) درجے چڑھتا جا۔ (ترمذی)

(x) نورِ ہدایت

قرآن کریم زندگی کے اندھیروں میں روشنی دکھاتا ہے، اور انسان کو صحیح و غلط کے درمیان فرق کرنے کی قوت عطا کرتا ہے۔

(xi) گھروں میں برکت

جس گھر میں قرآن کریم کی تلاوت ہوتی ہے وہاں خیر و برکت کا نزول ہوتا ہے اور شیاطین کا خاتمہ ہوتا ہے۔

(xii) سنہری موقع سے ضرور فائدہ اُٹھائیے

رمضان المبارک کا یہ مہینہ ایک سنہری موقع ہے کہ ہم اپنی پریشان حال زندگیوں کو قرآن کریم کے نور سے منور کریں۔ قرآن کریم کی تلاوت کرنے، قرآن پاک کو سمجھنے اور عمل کرنے کا پختہ ارادہ ہی ہمیں اللہ تعالیٰ کا مقرب بنا سکتا ہے۔

نماز، تراویح و قیام اللیل

رمضان کی راتیں قیمتی ہیں۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''جس نے ایمان وثواب کی نیت سے رمضان میں قیام کیا اس کے پچھلے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔'' (صحیح مسلم)

نماز کی پابندی روحانی ترقی کی بنیاد ہے۔

اخلاقی تربیت وضبطِ نفس

روزہ نفس کی اصلاح کا ذریعہ ہے، نبی کریم ﷺ کا فرمان ہے: ''روزہ ڈھال ہے، لہٰذا روزہ دار جھگڑا اور بدکلامی نہ کرے۔ (صحیح البخاری)

غصہ، غیبت اور بدزبانی سے بچنا رمضان کا اہم تقاضا ہے۔

ہمدردی، ایثار وخدمتِ خلق

رمضان ہمیں بھوک کے ذریعہ محتاجوں کا احساس دلاتا ہے، افطار کروانا، صدقہ و خیرات کرنا اور ضرورت مندوں کی مدد کرنا عظیم اجر کا سبب ہے۔ حضور ﷺ رمضان میں سب سے زیادہ سخی ہو جاتا کرتے تھے۔

(صحیح البخاری)

دعا واستغفار وتوبہ

رمضان دعاؤں کی قبولیت کا مہینہ ہے، خاص طور پر افطار و آخری عشرہ میں اپنے گناہوں پر ندامت، کثرتِ استغفار اور سچی توبہ رمضان کی روح ہے۔

آخری عشرہ ولیلۃ القدر

لیلۃ القدر ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔ اس عشرہ میں عبادت میں اضافہ، اعتکاف اور شب بیداری کا اہتمام کرنا سنت نبوی ﷺ ہے۔

❀❀❀

امیر محترم کا تنظیمی ودعوتی دورہ اسلام آباد

امیر محترم جناب شجاع الدین شیخ ﷾ جنوری میں شمالی زون کے دورے پر تشریف لائے۔ پروگرام کے مطابق گلزارِ قائد کی مسجد حرمین شریفین میں رفقائے تنظیم کے ساتھ امیر محترم کی ایک طویل نشست ہوئی۔ پروگرام کا آغاز ٹھیک صبح دس بجے ہوا۔ سٹیج سیکرٹری کے فرائض حلقہ اسلام آباد کے ناظم تربیت محترم عامر نوید نے انجام دیے۔

تلاوت کلام پاک کے بعد امیر حلقہ محترم راجہ محمد اصغر نے امیر محترم سے حلقہ کا تعارف کروایا۔ اس دوران حلقہ کی کل گیارہ تنظیم کے امراء نے اپنے اپنے مبتدی اور ملتزم رفقائے تنظیم کے علاوہ رفیقات اور منفرد اسراجات کی تعداد اور کارکردگی کے حوالے سے پوری رپورٹ تفصیل سے امیر محترم کے سامنے پیش کی۔ ساتھ ہی مقامی تنظیم میں شامل ہونے والے نئے رفقائے تنظیم کا مختصر تعارف بھی پیش کیا گیا۔

چائے کے وقفے کے بعد سوال و جواب کی نشست ہوئی۔ اس کے بعد نئے شامل ہونے والے رفقاء نے امیر محترم کے ہاتھ پر بیعت کی۔ امیر محترم نے رفقائے تنظیم سے خطاب کیا اور انہیں ملکی اور بین الاقوامی حالات کے تناظر میں اپنی ذمہ داریوں کا احساس دلایا۔

نماز ظہر کے بعد امیر محترم کی ذمہ داران کے ساتھ ایک تفصیلی نشست ہوئی۔ جس میں امیر محترم نے تنظیمی امور، ملکی اور بین الاقوامی حالات پر گفتگو کی۔

نماز مغرب کے بعد ریان مارکی جی 13 میں ''قرآن حکیم اور ہماری ذمہ داریاں'' کے عنوان کے تحت امیر محترم نے قرآن کی تاثیر پر روشنی ڈالی اور سامعین کو بتایا کہ اس پُرفتن دور میں ہمارے سارے مسائل کا واحد حل یہ ہے کہ ہم قرآنی تعلیمات پر عمل کرتے ہوئے نبی کریم ﷺ کی سیرت طیبہ کو اپنے لیے مشعل راہ بنائیں۔ اگلے دن امیر محترم نے اپنے دن کا آغاز نیشنل ووکیشنل ٹیکنیکل ٹریننگ کمیشن (نیوٹیک) کے سینٹر آف ایکسیلنس ان ماڈرن ٹیکنالوجیز میں طلبہ و طالبات سے خطاب کیا، جس میں طلبہ و طالبات کی کثیر تعداد نے شرکت کی۔ بعد ازاں امیر محترم اور ان کے وفد میں شامل نائب ناظم اعلیٰ شمالی زون ڈاکٹر امتیاز حسین اور امیر حلقہ محترم راجہ محمد اصغر طے شدہ پروگرام کے مطابق ڈاکٹر عبید الرحمٰن سے ملاقات کے لیے تشریف لے گئے۔ ظہرانے پر انجمن خدام القرآن اسلام آباد کی شوریٰ سے ملاقات کے بعد امیر محترم کا دورہ اختتام کو پہنچا اور وہ کراچی کے لیے روانہ ہو گئے۔ (رپورٹ: ڈاکٹر اشرف علی)

امیر تنظیم اسلامی محترم شجاع الدین شیخ ﷾ کا دورہ حلقہ کراچی وسطی

امیر محترم نے 15 فروری 2026ء کو حلقہ کراچی وسطی کا تنظیمی دورہ فرمایا۔ قرآن اکیڈمی جوہر کے لیے حاصل کیے گئے نئے پلاٹ پر پنڈال بنایا گیا۔ امیر محترم کی صدارت میں صبح 8.30 سے صبح 10:30 بجے تک حلقہ کراچی وسطی کے کل رفقاء نشست منعقد ہوئی۔ اس موقع پر نائب ناظم اعلیٰ جنوبی پاکستان (زون 1) محترم انجینئر سید نعمان اختر بھی امیر محترم کے ہمراہ تھے۔ مجلس کا آغاز حافظ غلام اکبر صاحب کی تلاوت کلامِ پاک سے ہوا۔

ابتدائی کلمات میں محترم سید نعمان اختر نے امیر محترم کے دورے کی وضاحت فرمائی۔

قائم مقام امیر حلقہ کراچی وسطی محترم فیصل منظور نے حلقہ کا تعارف پیش کیا۔ بعد ازاں سوال و جواب کی نشست منعقد ہوئی۔ اسی دوران امیر محترم نے رفقاء کو چند اہم نصیحتیں بھی فرمائیں، جن میں ایمانِ حقیقی میں مسلسل اضافہ کی کوشش کرنا، ہر عمل میں اخلاص نیت کا جائزہ لینا اور اپنی تمام تر جدوجہد میں اُخروی نجات اور رضائے الٰہی کو اصل نصب العین بنانا خصوصی طور پر شامل تھا۔ امیر محترم نے فرمایا کہ رمضان المبارک کا بابرکت مہینہ ہم پر سایہ فگن ہونے والا ہے، جو قرآن مجید سے تعلق مضبوط کرنے، خود اپنی اصلاح کرنے اور دوسروں تک پیغامِ ہدایت پہنچانے کا عظیم موقع ہے۔ اس لیے ہر رفیق کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ دورۂ ترجمہ قرآن میں اپنی شرکت کو ہر حال میں یقینی بنائے۔ آپ نے اس امر پر خاص زور دیا کہ خواہ کسی اور کی شرکت ہو یا نہ ہو، اپنی حاضری کو لازم، ضروری اور غیر مشروط سمجھا جائے، کیونکہ اصل مقصد اپنی اصلاح اور اللہ تعالیٰ سے تعلق کو مضبوط کرنا ہے۔ آخر میں بیعتِ مسنونہ کا اہتمام کیا گیا، جس میں پہلے مبتدی رفقاء اور بعد ازاں ملتزم رفقاء نے امیر محترم کے دستِ مبارک پر بیعت کی۔

چائے و باہمی ملاقات کے وقفے کے بعد امیر محترم نے حلقہ کراچی وسطی کے کل ذمہ داران کے ساتھ عمومی نشست کی صدارت فرمائی۔ مقامی امراء نے اپنے اپنے نظم کے حوالے سے شامل علاقوں، رفقاء کی تعداد، نقباء، معاونین اور رفقات کے تعداد اسرہ رفیقات کی تعداد سے آگاہ کیا۔ تعارف کے بعد ذمہ داران نے امیر محترم سے مختلف موضوعات پر سوالات کیے۔ امیر محترم نے اس حقیقت کی طرف توجہ دلائی کہ ہماری دعوت کا اصل مرکز ومحور قرآن مجید ہے، اور یہی وہ سرچشمۂ ہدایت ہے جس سے فرد، خاندان، معاشرہ اور ریاست سب کی اصلاح ممکن ہے۔

امیر محترم نے اس امر پر زور دیا کہ دعوتی سرگرمیوں کے ساتھ ساتھ تعلق مع اللہ کو مضبوط بنانا بنیادی شرط ہے۔ اگر بندہ اپنے رب سے مضبوط تعلق قائم رکھے، عبادات میں باقاعدگی اختیار کرے، اخلاص کو مقدم رکھے اور اپنی نیتوں کی مسلسل اصلاح کرتا رہے، تو اللہ تعالیٰ اُس کی کوششوں میں برکت عطا فرماتا ہے اور اُس کی دعوت کو قبولیت کا شرف بخشتا ہے۔- امیر محترم کی دعا پر یہ بابرکت محفل اپنے اختتام کو پہنچی۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کی کاوشوں کو درجۂ قبولیت عطا فرمائے، اور ہمیں آخری سانس تک اخلاص کے ساتھ دینِ حق کی خدمت کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین یارب العالمین! (رپورٹ: عمر بن عبدالعزیز، ناظم نشر واشاعت، کراچی وسطی)

حلقہ کراچی جنوبی کے زیر اہتمام استقبالِ رمضان المبارک پروگرام

رمضان المبارک میں حلقہ کی دس تنظیم میں سے آٹھ تنظیموں میں دورۂ ترجمۂ قرآن جبکہ دو تنظیموں میں خلاصۂ مضامین قرآن کے پروگراموں کا انعقاد کیا جائے گا۔ ان بابرکت سرگرمیوں کی تیاری کے سلسلے میں ماہِ شعبان میں مقامی سطح پر بھرپور استقبالِ رمضان پروگرام منعقد کیے گئے، جن کے ذریعے دعوتی ماحول کو تازہ کیا گیا، احباب سے روابط مضبوط کیے گئے اور رمضان المبارک میں قرآن مجید کی محفلوں میں بھرپور شرکت کے لیے احباب کو ترغیب وتشویق دلائی گئی۔

10 تنظیم کے تحت 119 استقبالِ رمضان پروگرام ہوئے جن میں 6 ہزار سے زائد حضرات وخواتین نے شرکت فرمائی۔

ان پروگراموں کی مختصر رپورٹ حسب ذیل ہے۔

ڈیفنس ویو تنظیم: ڈیفنس ویو تنظیم کے زیر اہتمام رمضان المبارک میں دورۂ ترجمۂ قرآن کا پروگرام ریڈیسن لان میں منعقد ہوگا۔ استقبالِ رمضان کے سلسلے میں کل 19 پروگرام منعقد کیے گئے جس میں 650 حاضرات وخواتین نے شرکت کی۔

اولڈ سٹی تنظیم: رمضان المبارک میں دورۂ ترجمۂ قرآن کا انعقاد ہما لان میں ہوگا۔ استقبالِ رمضان کے تحت 8 پروگرام منعقد ہوئے جن کل 280 حضرات وخواتین شریک ہوئے۔

کورنگی شرقی تنظیم: رمضان المبارک میں دورۂ ترجمۂ قرآن ملن بینکویٹ میں ہوگا۔ استقبالِ رمضان کے سلسلے میں 10 پروگرام منعقد ہوئے جن میں 650 حضرات وخواتین نے شرکت کی۔

کورنگی غربی تنظیم: رمضان المبارک میں دورۂ ترجمۂ قرآن کا پروگرام اروئی لان میں منعقد کرے گی۔ استقبالِ رمضان کے تحت 14 پروگرام ہوئے جن میں 700 حضرات وخواتین نے شرکت کی۔

کلفٹن تنظیم: رمضان المبارک میں خلاصہ مضامین قرآن سفیر ون لان میں ہوگا۔ استقبالِ رمضان کے سلسلے میں 5 پروگرام منعقد ہوئے جن میں 200 حضرات وخواتین نے شرکت کی۔

لانڈھی تنظیم: رمضان المبارک میں دورۂ ترجمۂ قرآن کا پروگرام قرآن مرکز لانڈھی میں منعقد کرے گی۔ استقبالِ رمضان کے تحت 9 پروگرام منعقد ہوئے جن میں 414 حضرات وخواتین نے شرکت کی۔

کورنگی وسطی تنظیم: رمضان المبارک میں دورۂ ترجمۂ قرآن راج محل لان میں ہوگا۔ استقبالِ رمضان کے سلسلے میں 8 پروگرام منعقد ہوئے جن میں 880 حضرات وخواتین نے شرکت کی۔

ڈیفنس تنظیم: رمضان المبارک میں خلاصہ مضامین قرآن، قرآن مرکز ڈیفنس میں منعقد کرے گی۔ استقبالِ رمضان کے تحت 17 پروگرام منعقد ہوئے جن میں 500 حضرات وخواتین نے شرکت کی۔

سوسائٹی تنظیم: رمضان المبارک میں دورۂ ترجمۂ قرآن گلستانِ انیس کلب میں ہوگا۔ استقبالِ رمضان کے سلسلے میں 8 پروگرام منعقد ہوئے جن میں 260 حضرات وخواتین نے شرکت کی۔

قرآن اکیڈمی: رمضان المبارک میں دورۂ ترجمۂ قرآن مسجد جامع القرآن قرآن اکیڈمی ڈیفنس میں منعقد ہوگا۔ استقبالِ رمضان کے کل 20 پروگرام منعقد ہوئے جن میں 1600 حضرات وخواتین نے شرکت کی۔ (مرتب: کمانڈر سرفراز احمد خان، ناظم نشر واشاعت حلقہ کراچی جنوبی)

حلقہ خیبر پختونخوا جنوبی کے زیر اہتمام روداد سہ ماہی اجتماع

حلقہ خیبر پختونخوا جنوبی کے زیر اہتمام یکم فروری، 2026ء کو سہ ماہی اجتماع کا انعقاد کیا گیا۔ یہ اجتماع صبح 8 بجے سے دوپہر 2 بجے منعقد ہوا۔ اجتماع کے سٹیج سکریٹری کے فرائض مقامی تنظیم مردان کے نقیب محترم سراج اللہ نے ادا کیے۔ اجتماع میں 97 رفقاء واحباب نے شرکت کی۔

اجتماع کا آغاز مقامی امیر تنظیم پشاور صدر محترم امتیاز علی کی تلاوت کلام پاک سے ہوا۔

تلاوت کلام پاک کے بعد پشاور غربی کے معتمد محترم نعمان اعظم نے درسِ حدیث دیا۔

درسِ حدیث کے بعد امیر حلقہ محترم محمد آصف سلاج نے اجتماع میں شرکت پر رفقاء کا شکریہ ادا کیا۔ انہوں نے کہا کہ جو رفقاء اپنے کسی شرعی عذر کی وجہ سے شرکت سے محروم رہے اللہ تعالیٰ ان کے مسائل حل فرمائے اور وہ رفقاء جو بنا کسی عذر کے نہیں آئے، ان کے لیے نہ صرف دعا کی بلکہ اس بات پر زور دیا کہ اس سہ ماہی اجتماع میں موجود رفقاء ان سے خصوصی ملاقات کریں۔ انہوں نے کچھ بیمار رفقاء کے لیے دعائے صحت اور مرحومین کے لیے دعائے مغفرت کی۔ امیر حلقہ نے نئے مرکز حلقہ کی تعمیر کا بھی ذکر کیا، کہ الحمدللہ! نئے مرکز حلقہ کی تعمیر کا کام شروع کیا جا چکا ہے۔ اس سلسلے میں آپ کی دعاؤں کے ساتھ ساتھ مالی انفاق کی بھی ضرورت ہے۔ جو کہ آپ کے لیے توشۂ آخرت ہوگا۔

بعد ازاں پشاور صدر کے ملتزم رفیق محترم میر محمد نے ''اقامت دین کے لیے کام کرنے والوں کے مطلوبہ اوصاف'' سورۃ الفتح کی روشنی میں بیان کیے۔ انہوں نے واضح کیا کہ جب مسلمانوں نے اپنے آپ کو اللہ کے دین کے لیے وقف کیا تو اللہ نے امت پر اپنی رحمتوں کے دروازے کھول دیے۔ آج اُمت کی زبوں حالی کی اصل وجہ یہی ہے کہ امت نے اپنی اس ذمہ داری سے روگردانی اختیار کرلی ہے۔ آج بھی اُمت اگر اپنی ذمہ داری پوری کرے تو اللہ تعالیٰ کی برکتیں، نصرت اور کامرانی نصیب ہوگی۔ ان شاء اللہ!

اس کے بعد مقامی امیر پشاور غربی محترم ڈاکٹر محمد عثمان خان نے ''سمع وطاعت اور نظم جماعت'' کے موضوع پر خطاب فرمایا۔ انہوں نے واضح کیا کہ نظم کا سب سے اہم اور لازم جز سننا ہے اور پھر صرف سننا ہی نہیں بلکہ اس پر من وعن عمل بھی کرنا ہے۔ انہوں نے احادیث کی روشنی میں نظم جماعت کی اہمیت اور جماعت میں سمع وطاعت کی پابندی پر زور دیا۔

بعد ازاں ناظم دعوت حلقہ محترم حبیب الرحمٰن نے ''اسلام، رمضان اور پاکستان'' کے موضوع پر بیان کیا۔ انہوں نے آیات قرآنیہ سے واضح کیا کہ آج دنیا میں فساد اسی لیے ہے کہ اللہ کے نظام کے بجائے طاغوتی نظام قائم ہے۔ انہوں نے واضح کیا کہ پاکستان کا وجود میں آنا اور وہ بھی رمضان المبارک کے مہینے میں، ایک معجزہ تھا۔ انہوں نے بانی پاکستان کے اقوال کی روشنی میں واضح کیا کہ یہ ملک بنا ہی اسلام کے لیے تھا لیکن افسوس کا مقام ہے کہ اسلام کی عملی بیخ کنی اس ملک میں ہوئی ہے اور ہو رہی ہے۔ اُنہوں نے کہا کہ ہماری بچت کا واحد راستہ یہ ہے کہ دین اسلام کو اس کی اصل صورت میں قائم کیا جائے۔ اس کے بعد چائے اور باہمی تعارف کا وقفہ ہوا۔

چائے کے وقفے کے بعد محترم محمد عادل خٹک نے ''عالمی منظر نامہ'' پر گفتگو کی۔ انہوں نے مشرق وسطیٰ، شمالی وجنوبی امریکہ، چین، روس، یورپ اور جنوبی ایشیا میں ہونے والی سیاسی، معاشی اور سٹریٹجک حالات میں تبدیلی پر سیر حاصل گفتگو کی، جسے شرکاء نے بہت سراہا اور پسند کیا۔

پروگرام کے آخر میں محترم ڈاکٹر حافظ محمد مقصود نے ''نیکی کی حقیقت'' پر خطاب کیا۔ انہوں نے ''آیت البر'' کی روشنی میں نیکی کو پھیلانے کے طریق کار کو واضح کیا۔ انہوں نے فرمایا کہ نیکی کے دو مفہوم ہیں ایک حقوق اللہ اور دوسرا حقوق العباد۔ اب حقوق اللہ کے دو جز ہیں۔ ایک ایمانیات اور دوسرا عبادات۔ اسی طرح حقوق العباد کے بھی دو حصے ہیں۔ ایک اخلاقیات اور دوسرا معاملات۔ پھر ان حصوں کا ایک دوسرے کے ساتھ حسین ربط مولانا رومیؒ، علامہ ڈاکٹر محمد اقبالؒ اور شیخ سعدی شیرازیؒ کے اشعار اور اس کا اردو ترجمہ اور مفہوم سمجھایا۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو ہدایت پر استقامت عطا فرمائے اور ہمارا حامی و ناصر ہو۔

(رپورٹ: سعید اللہ شاہ، معتمد حلقہ خیبر پختونخوا جنوبی)

امیر تنظیم اسلامی کی چیدہ چیدہ مصروفیات

(19 تا 25 فروری 2026ء)

جمعرات 19 فروری: مرکزی اسرہ کے اجلاس کی صدارت کی۔

جمعۃ المبارک 20 فروری: محترم ایوب بیگ مرزا سے مختصر ملاقات ہوئی۔ خطاب جمعہ کا اردو بیان مسجد جامع القرآن، قرآن اکیڈمی، ماڈل ٹاؤن لاہور میں کیا۔

پیر 23 فروری: دن میں شعبۂ نظامت کے اجلاس کی صدارت کی۔

منگل 24 فروری: دن میں معروف یوٹیوبر احمد فوزان کے ساتھ مرکز دارالاسلام تنظیم اسلامی لاہور میں ایک پاڈکاسٹ ریکارڈ کرائی۔

بدھ 25 فروری: لاہور ہائی کورٹ بار کے تحت ''بیداریٔ اُمت بذریعہ قرآن'' کے موضوع پر خطاب کیا اور شرکاء کے سوالات کے جوابات دیے۔

معمول کی سرگرمیاں: مرکز تنظیم اسلامی لاہور میں تنظیمی امور انجام دیے۔ متفقہ ترجمہ ونصاب قرآنی کے حوالہ سے ذمہ داریاں انجام دیں۔ دورۂ ترجمۂ قرآن کی ذمہ داری ڈی فلوریس مارکی لاہور میں جاری ہے۔ بعض رفقاء کی عیادت کے حوالہ سے رابطہ رہا۔

حلقہ خیبر پختونخوا جنوبی کے تحت استقبالِ رمضان پروگرامز

مقامی تنظیم پشاور شہر کے تحت منعقد ہونے والا دورہ ترجمہ قرآن 2026ء، مرکز حلقہ کے ملحقہ، جامع مسجد سعد اللہ جان کالونی، حاجی کیمپ، جی ٹی روڈ، پشاور میں منعقد ہونا قرار پایا ہے۔ اس سلسلے میں 13 فروری، 2026ء بروزِ جمعہ، خطابِ جمعہ کی صورت میں استقبالِ رمضان پروگرام کا انعقاد کیا گیا۔ خطاب جمعہ اور استقبال رمضان پروگرام کے مدرس کے فرائض محترم عبدالناصر صافی نے ادا کیے۔ انہوں نے رمضان المبارک کے برکات وفضائل بتائے اور شرکاء کو دورہ ترجمہ قرآن میں شرکت کی دعوت دی۔

مقامی تنظیم نوشہرہ کے تحت دورہ ترجمہ قرآن موضع ذڑہ میانہ ضلع نوشہرہ میں منعقد ہوا۔ جہاں محترم حبیب الرحمٰن نے خطاب جمعہ کی صورت میں استقبال رمضان پروگرام کا انعقاد کیا۔ اسی طرح دیگر دو مقامات پر بھی خطابِ جمعہ کی صورت میں استقبال رمضان پروگرام کا انعقاد کیا گیا۔ اس کے علاوہ مقامی تنظیم نوشہرہ کے تحت نوشہرہ کالج آف نرسنگ میں خلاصہ مضامین کا انعقاد کیا جارہا ہے۔ اس سلسلے میں استقبالِ رمضان پروگرام کا انقاد کیا گیا اور اس کے مدرس کے فرائض محترم قاضی فیصل ظہیر نے ادا کیے۔

مقامی تنظیم پشاور غربی کے تحت 13 فروری، 2026ء بروزِ جمعہ، بعد از نمازِ مغرب بمقام اوکیژون مارکی، ناصر باغ روڈ پر استقبال رمضان پروگرام کا انعقاد کیا گیا۔ جس میں مدرس کے فرائض محترم ڈاکٹر محمد عثمان خان نے ادا کیے۔

مقامی تنظیم پشاور صدر کے تحت ملک شادی ہال، سواتی پھاٹک، پشاور صدر میں دورہ ترجمہ قرآن کا انعقاد کیا جارہا ہے۔ جہاں مدرس کے فرائض محترم پروفیسر فضلِ باسط ادا کریں گے۔ اس سلسلے میں 15 فروری، 2026ء بروز اتوار بعد از نمازِ مغرب، آرمی ویلفئر ٹرسٹ ہاؤسنگ سوسائیٹی، کوہاٹ روڈ، پشاور میں استقبال رمضان پروگرام کا انعقاد کیا گیا۔ استقبال رمضان پروگرام میں مدرس کے فرائض محترم ڈاکٹر حافظ محمد مقصود، جس کا موضوع استقبال رمضان تھا۔ اور انہوں نے دورہ ترجمۂ قرآن میں شرکت کی دعوت دی۔

مقامی تنظیم مردان کے تحت مردان شہر میں 9 مقامات پر استقبال رمضان پروگرام منعقد ہوئے۔ مدرسین نے استقبالِ رمضان پروگرامات میں رمضان المبارک کی اہمیت کو اجاگر کیا، قرآن سے جڑنے کی تلقین کی اور شرکاء کو دورہ ترجمہ قرآن اور خلاصۂ مضامین پروگرام میں شرکت کے لیے دعوت دی۔ 8 فروری، 2026ء بروز اتوار سراج ٹیوشن اکیڈمی، مردان میں ایک استقبال رمضان پروگرام کا انعقاد کیا گیا۔ اس پروگرام میں مدرس کے فرائض محترم سراج اللہ نے ادا کیے۔ اس پروگرام میں شرکاء کی تعداد تقریباً 50 تھی۔

16 فروری، 2026ء ہی کو دی سمارٹ سکول، شیخ ملتون ٹاؤن، ضلع مردان میں استقبال رمضان پروگرام کا انعقاد کیا گیا۔ یہاں مدرس کے فرائض محترم ڈاکٹر حافظ محمد مقصود نے ادا کیے اور اس میں شرکاء کی تعداد تقریباً 20 تھی۔

17 فروری، 2026ء کو مسجد شمشندروز کلے، طورو، ضلع مردان میں استقبال پروگرام کا انعقاد کیا گیا۔ یہاں مدرس کے فرائض محترم ڈاکٹر حافظ محمد مقصود نے ادا کیے اور اس میں شرکاء کی تعداد تقریباً 40 تھی۔

17 فروری، 2026ء ہی کو مسجد الفلاح، پار ہوتی، مردان میں استقبالِ رمضان پروگرام کا انعقاد کیا گیا۔ یہاں مدرس کے فرائض محترم سراج اللہ نے ادا کیے اور اس میں شرکاء کی تعداد تقریباً 50 تھی۔ ادعیہ مسنونہ کے ساتھ محفل کا اختتام ہوا۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو ہدایت پر استقامت عطا فرمائے اور ہمارا حامی وناصر ہو۔

(رپورٹ: محمد آصف سلاج، امیر حلقہ خیبر پختونخوا جنوبی)

حلقہ بلوچستان کے تحت توسیعی دعوتی دورہ

حلقہ بلوچستان کے تحت بلوچستان کے چار مقامات سبی، ڈیرہ مراد جمالی، بھاگ ناڑی اور اُوستہ محمد کا سال 2026ء کا پہلا توسیعی دعوتی دورہ کیا گیا جس میں حلقے کی جانب سے ناظم دعوت خواجہ ندیم احمد نے اس پورے دورے کی قیادت فرمائی۔ وفد کی صورت میں ان کے ساتھ مدرس کے طور پر مقامی امیر کوئٹہ جنوبی فدا احمد رند جبکہ انتظامیہ کے طور پر معتمد مقامی تنظیم کوئٹہ جنوبی شیخ قدیر احمد اور تنظیم کوئٹہ جنوبی کے ملتزم رفقاء جناب مڑ زہاں مری صاحب اور منصور بزدار شریک ہوئے۔ دورے کی تفصیلات ذیل میں درج ہیں:۔

دورہ سبی 04 جنوری 2026ء: سبی کے قدیم اور مشہور مدرسہ کے مہتمم حافظ یحییٰ مرغزانی کے ساتھ وفد کی صورت میں خصوصی ملاقات فرمائی بعد نماز مغرب درس قرآن کا اہتمام کیا گیا جس میں 26 احباب نے شرکت فرمائی۔

ڈیرہ مراد جمالی 05 جنوری 2026ء: مقامی رفقاء کے ساتھ مل کر وفد کی صورت میں صبح 10:45 پر الھدیٰ ہائی اسکول کے پرنسپل سے خصوصی ملاقات کی گئی۔ صبح 11:05 منٹ پر 9th اور 10th کے طلبہ سے قرآن مجید کے مسلمانوں پر حقوق کے موضوع پر خطاب کیا، دوپہر 3 بجے درس قرآن میں 13 احباب نے شرکت فرمائی۔

3 بجے چیرمین ڈسٹرکٹ کونسل بھاگ ناڑی اور علاقے کی ممتاز قبائلی شخصیت ارباب غلام قادر سے ملاقات کی گئی۔ شام 4:30 "بحیثیت مسلمان قرآن ہم سے کیا چاہتا ہے" کے موضوع پر درس کا اہتمام کیا گیا جس میں 23 احباب نے شرکت فرمائی۔ پروگرام کے اختتام کے بعد جماعت اسلامی کے ضلعی امیر قادر بخش اور رات 9 بجے اہلسنت والجماعت کے مقامی رہنما محمد بخش اور عبدالشکور حیدری سے وفد کی صورت میں خصوصی ملاقات کی۔ الحمدللہ اس دورے میں بھاگ ناڑی میں ایک حلقہ قرآنی کا آغاز ہوگیا ہے جس کے اب تک دو دروس بذریعہ ویڈیو ہو چکے ہیں۔

اُوستہ محمد 08 جنوری 2026ء: حیدرآباد کے منفرد رفیق ڈاکٹر مولا بخش سے ملاقات میں حلقہ قرآنی کو شروع کرنے سے متعلق منصوبہ بندی کا جائزہ لیا گیا۔ طے پایا کہ ان شاء اللہ حلقہ قرآنی جلد شروع کر دیا جائے گا۔ اس کے بعد دو پُرعزم نوجوانوں سے سوال وجواب کی نشست ہوئی۔ تنظیم کی فکر آگاہی فراہم کی گئی بعد نماز مغرب درس کا اہتمام کیا گیا جس میں تقریباً 23 افراد نے شرکت فرمائی۔ شرکاء کو حلقہ قرآنی میں شرکت کی دعوت دی گئی۔ 9 جنوری کو کوئٹہ واپسی ہوئی۔ اللہ تعالیٰ ہماری کاوش کو شرفِ قبولیت عطا کرے۔ آمین!

اخبارِ اسلام

غزہ، اصل صورتحال کیا ہے؟ (بشکریہ: فرینڈز آف فلسطین)

- برازیل کے صدر لوئس اِینا سیو لولا دا سیلفا نے کہا ہے کہ فلسطینی قیادت کی شمولیت کے بغیر کسی امن کونسل یا امن منصوبے کا قیام ایک ''عجیب امر'' ہے۔
- عبرانی ذرائع ابلاغ کے مطابق آئندہ چند مہینوں میں مقبوضہ شہر الخلیل کی اراضی پر قائم غیر قانونی یہودی بستی ''کریات اُربع'' میں نیا استیطانی محلہ تعمیر کیے جانے کا امکان ہے، جس میں 156 رہائشی یونٹس شامل ہوں گے۔
- غزہ کی پٹی میں مزاحمتی سکیورٹی کے فیلڈ ونگ فورس 'رادع' نے انکشاف کیا ہے کہ گزشتہ چند دنوں کے دوران ایجنٹ گروہوں کی جانب سے کی جانے والی متعدد تخریبی کوششوں کو کامیابی سے ناکام بنا دیا گیا ہے۔ ان تخریبی کارروائیوں کا نشانہ یلو لائن کے نام سے معروف حدود کے قریبی علاقے تھے۔ یاد رہے کہ 7 اکتوبر 2023ء سے اسرائیلی فوج نے امریکہ اور یورپ کی بھرپور حمایت کے ساتھ غزہ کی پٹی میں نسل کشی کا بازار گرم کر رکھا ہے، جس میں قتل عام، فاقہ کشی، تباہی، جبری بے دخلی اور بڑے پیمانے پر گرفتاریاں شامل ہیں، جبکہ اس دوران عالمی اپیلوں اور عالمی عدالت انصاف کے جنگ بندی کے احکامات کو بھی مسترد کر دیا گیا۔
- اوہائیو میں کونسل آن امریکن اسلامک ریلیشنز (CAIR) کے ایگزیکٹو ڈائریکٹر خالد الترعانی نے اوہائیو کی ریاستی سینیٹ کی جوڈیشل کمیٹی کے سامنے ایک سیشن کے دوران انکشاف کیا ہے کہ غاصب اسرائیل کے پاس دنیا کا سب سے بڑا انسانی کھال کا بینک موجود ہے۔ انہوں نے سوال اٹھایا کہ اُن کے پاس یہ تمام کھالیں کہاں سے آئیں؟ ان کے پاس چین اور بھارت سے بھی زیادہ انسانی کھال موجود ہے۔ واضح رہے کہ ایسے کئی کیسز سامنے آئے تھے جہاں غاصب اسرائیل نے فلسطینیوں کے جسدِ خاکی حوالے کیے تو ان کے اندرونی اعضاء غائب تھے۔
- قابض اسرائیلی حکام نے مقبوضہ مغربی کنارے کے شہر رام اللہ میں الجزیرہ چینل کے دفتر کو بند رکھنے کے حکم میں مزید 90 دنوں کی توسیع کا اعلان کیا ہے، یہ بارہواں موقع ہے کہ اس ظالمانہ فیصلے کی تجدید کی گئی ہے۔
- غزہ انسانی حقوق مرکز نے انکشاف کیا ہے کہ غاصب اسرائیل مسلسل 134 ویں دن بھی غزہ پٹی میں سیز فائر معاہدے کی سنگین خلاف ورزیاں جاری رکھے ہوئے ہے۔ یہ خلاف ورزیاں ایک منظم پالیسی کے تحت کی جا رہی ہیں جس میں دانستہ قتل، براہ راست فائرنگ، فضائی و توپ خانے کی بمباری اور گھروں کو دھماکوں سے اڑانے جیسی سفاکیت شامل ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ بنیادی انسانی حقوق کی پامالی کرتے ہوئے امدادی سامان اور ایندھن کی فراہمی میں بھی مسلسل رکاوٹیں ڈالی جا رہی ہیں۔ فلسطینی تخمینوں کے مطابق نظام صحت کی مکمل تباہی کے باعث 22 ہزار سے زائد زخمی اور بیمار ایسے ہیں جنہیں علاج کے لیے فوری طور پر غزہ کی پٹی سے باہر منتقل کرنے کی ضرورت ہے۔
- اقوام متحدہ کے انسانی امور کے رابطہ دفتر (اوچا) نے متنبہ کیا ہے کہ غزہ کی پٹی کے اندر گنجان آباد خیمہ بستیوں میں مقیم پناہ گزین فلسطینی خاندانوں کو آتشزدگی کے شدید خطرات کا سامنا ہے اور اس کے ساتھ ساتھ صحت کے حوالے سے خطرات بھی سنگین تر ہوتے جا رہے ہیں۔

مسلم دنیا سے متعلق دیگر ممالک کی اہم خبریں

- **بنگلہ دیش: انتخابات کے بعد اعلیٰ سطحی تعیناتیاں:** 12 فروری کو ہونے والے پارلیمانی انتخابات میں بی این پی نے 209 نشستیں جیت کر واضح اکثریت حاصل کی جبکہ جماعت اسلامی نے 77 نشستیں حاصل کیں۔ بی این پی کے سربراہ طارق رحمان بنگلہ دیش کے وزیر اعظم کا عہدہ سنبھال چکے ہیں جبکہ امیر جماعت اسلامی بنگلہ دیش کو اپوزیشن لیڈر مقرر کیا گیا ہے۔ آرمی ہیڈ کوارٹر کی جانب سے جاری مراسلے میں کہا گیا ہے کہ لیفٹیننٹ جنرل محمد معین الرحمان کو چیف آف جنرل اسٹاف تعینات کر دیا گیا ہے۔ میجر جنرل قیصر رشید چودھری کو ڈائریکٹر جنرل آف فورسز انٹیلی جنس تعینات کیا گیا ہے جبکہ میجر جنرل محمد جہانگیر عالم کو وزارت خارجہ میں سفیر لگا دیا گیا ہے۔ لیفٹیننٹ جنرل میر مشفیق الرحمان کو آرمڈ فورسز ڈویژن میں پرنسپل اسٹاف آفیسر تعینات کر دیا گیا ہے جبکہ ان سے پہلے پی ایس او رہنے والے لیفٹیننٹ جنرل ایس ایم قمر الحسن کی خدمات وزارت خارجہ کے سپرد کر دی گئی ہیں۔ چیف ایڈوائزر پروفیسر محمد یونس کا کہنا ہے کہ بنگلہ دیش اب خارجہ پالیسی کے معاملے میں کسی کا تابعدار نہیں رہا اور تمام ممالک کے ساتھ تعلقات باہمی احترام اور قومی مفاد کی بنیاد پر استوار کیے جائیں گے۔
- **ایران: ہر دھمکی یا دباؤ کا ڈٹ کر مقابلہ کریں گے: صدر مسعود پزشکیان:** پیرا اولمپکس ٹیم کے ارکان کے اعزاز میں منعقدہ تقریب سے خطاب کرتے ہوئے ایرانی صدر مسعود پزشکیان نے کہا کہ عالمی طاقتیں ایران کو سر جھکانے پر مجبور کرنا چاہتی ہیں۔ تاہم قوم مشکلات کے سامنے کبھی نہیں جھکے گی۔ ایران امریکا کے دباؤ کے آگے نہیں جھکے گا اور ہر دھمکی یا دباؤ کا ڈٹ کر مقابلہ کرے گا۔ جبکہ مشرقِ وسطیٰ میں امریکی فوجی اور بحری طاقت بڑھانے کے باوجود ایران کی جانب سے ہتھیار نہ ڈالنے پر امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ مایوس دکھائی دیتے ہیں۔ ٹرمپ کے خصوصی ایلچی سٹیو وٹکوف کا کہنا ہے کہ صدر ٹرمپ نے اُن سے سوال کیا کہ اتنے دباؤ اور خطے میں بحری طاقت کی موجودگی کے باوجود ایران ہتھیار ڈالنے کا اعلان کیوں نہیں کر رہا۔ جبکہ اقوامِ متحدہ کے سیکرٹری جنرل انتونیو گوتریس کے ترجمان نے کہا ہے کہ مشرقِ وسطیٰ میں بڑھتی فوجی نقل و حرکت، جنگی مشقوں اور بحری افواج کی موجودگی پر تشویش ہے۔ سفارت کاری کے ذریعے تنازعات حل کیے جائیں۔
- **اسرائیل: امریکی سفیر کے بیان کی مذمت:** پاکستان سمیت 14 اسلامی اور عرب ممالک کے وزرائے خارجہ نے اسرائیل میں تعینات امریکی سفیر کے بیان ''اسرائیل کے لیے عرب ریاستوں سے تعلق رکھنے والے علاقوں، بشمول مقبوضہ مغربی کنارے پر کنٹرول قابلِ قبول ہوسکتا ہے'' کی شدید مذمت کرتے ہوئے اسے بین الاقوامی قانون اور اقوامِ متحدہ کے منشور کی صریح خلاف ورزی قرار دیا ہے۔ ایک مشترکہ اعلامیے پر اسلامی جمہوریہ پاکستان، عرب جمہوریہ مصر، ہاشمی مملکت اردن، متحدہ عرب امارات، جمہوریہ انڈونیشیا، جمہوریہ ترکیہ، مملکت سعودی عرب، ریاست قطر، ریاست کویت، سلطنت عمان، مملکت بحرین، لبنانی جمہوریہ، شامی عرب جمہوریہ اور ریاست فلسطین کے وزرائے خارجہ کے علاوہ تنظیم تعاونِ اسلامی، عرب لیگ اور خلیجی تعاون کونسل نے بھی دستخط کیے۔ وزرائے خارجہ نے اس مؤقف کو دوٹوک انداز میں مسترد کرتے ہوئے کہا کہ ایسے بیانات بین الاقوامی قانون اور اقوامِ متحدہ کے چارٹر کے بنیادی اصولوں کی کھلی خلاف ورزی ہیں اور خطے کے امن و استحکام کے لیے سنگین خطرہ بن سکتے ہیں۔

تحقیق: خالد نجیب خان (معاون مرکزی شعبہ نشر و اشاعت)

The Collective Aim of The Ummah

We Muslims are the member of an Ummah (Islamic community) whose sole purpose of existence and the aim of installation, according to Qur'an, is none other than calling people to Allah *(SWT)*. As such, in this terrestrial existence not only our dignity and honor depend on realizing this collective aim, but our very existence as a religious community also depends on executing this duty in the right earnest. In the seventeenth section (ruku) of Surah Al-Baqarah (the Cow), along with the order for the change of Qiblah, the following verse was revealed:

"And thus have We made you an exalted (middle) nation (Ummah), that you may be the bearers of witness against the people and (that) the Messenger of Allah may be the bearer of witness against you."

(Al-Qur'an; 2: 143)

The divine order for the change of Qiblah was in fact a symbol that henceforth the custodian of the mosque of Jerusalem i.e., the sons of Israel have been deprived of the guardianship of the holy place and of their position as the upholders of the divine guidance. And in their place were installed the sons of Prophet Ismael *(AS)* as the custodians of the Holy Kaaba at Makkah Al-Mukarramah and as the new recipients and propagators of the Divine Guidance. Quite obviously, the sons of Prophet Ismael *(AS)* occupy the pivotal and nuclear position in the Muslim Ummah. As such their language was chosen for the revelation of the last Divine Book, and their customs and practices with amendments, modifications, additions and omissions have become the warp and woof of the last divinely revealed code of life. Other nations – *(Akhereen)* -which joined them later in Islam became in essence an integral part of them. This indeed was a great blessing of Allah *(SWT)* on them. But it was a privilege of only "*Ummiyyeen*" (unlettered people of Arabia) that the last Prophet *(SAAW)* was chosen from amongst them.

The objective and aim of the formation of this Ummah has been described very clearly thus in Surah Al-i-Imran:

"You are the best of the nations raised up for (the benefit of) humanity: you enjoin what is right and forbid the wrong and believe in Allah."

(Qur'an 3: 110)

<u>Ref</u>: An excerpt from the English translation of the Book دعوت إلی اللہ by Dr Israr Ahmad *(RAA)*; "Calling People unto Allah" [Translated by Dr. Absar Ahmad]

گوشۂ انسدادِ سود

وفاقی شرعی عدالت کے 14 سوال اوران کے جوابات

(گزشتہ سے پیوستہ)

متعدد عالمی قوانین مثلاً غیر جمہوری حکومتوں کی طرف سے لیے گئے قرضوں سے قوم کی بریت وغیرہ سے فائدہ اٹھا کر بھی سودی رقم معاف کرانے کی کوشش کی جاسکتی ہے۔اسی طرح لمبی مدت تک قرض کی واپسی کی بجائے دوتین بڑی اقساط کی صورت میں ادائیگی کی کشش پر بھی سودی رقم کو جزوی یا کلی طور پر ختم کروایا جانا بھی ممکنات میں سے ہے۔ یہاں یہ بھی سوال اُٹھایا جا سکتا ہے کہ حکومت آئندہ سودی قرضوں کے حصول سے کیسے رک سکتی ہے جبکہ ملکی معیشت کی حالت دگر گوں ہے؟ ہماری طرف سے اس کا جواب یہ ہے کہ حکومت کو خودانحصاری کا راستہ اختیار کرنا چاہیے اوراس کے لیے درج ذیل خطوط پر ٹھوس منصوبہ بندی کرنی چاہیے۔

(a) ملکی وسائل اورذخائر کا اپنی پالیسیوں کے تحت درست سمت میں بھرپور استعمال۔ مثلاً اگر دیانتداری سے کام لیا جائے تو پاکستان میں ہائیڈرو،ونڈ، سولر،کول، ایٹمی جیوتھرمل ودیگرذرائع سے پانچ سے دس سال کی مدت میں 60 ہزار میگاواٹ بجلی بنائی جاسکتی ہے۔تھرکول، ریکوڈک، سینڈک ودیگر قیمتی ذخائر کو استعمال میں لاکرقوم کی قسمت بدلی جاسکتی ہے۔ (جاری ہے)

بحوالہ: ''انسدادِ سود کا مقدمہ اوروفاقی شرعی عدالت کے 14 سوال'' از حافظ عاطف

آہ! فیڈرل شریعت کورٹ کے سود کے خلاف فیصلہ کو 1406 دن گزر چکے!

إنا للہ وإنا إلیہ راجعون — دعائے مغفرت

☆ حلقہ پنجاب جنوبی، نیوملتان کے مبتدی رفیق محترم سعید الرحمن خان کی والدہ وفات پاگئیں۔ برائے تعزیت: 0307-7344673

☆ حلقہ پنجاب جنوبی، ملتان غربی کے مبتدی رفیق محترم محمد فاروق کے والد وفات پاگئے۔ برائے تعزیت: 0346-6286584

☆ قرآن اکیڈمی، لاہور کے کارکن محترم نعیم طاہر کے بڑے بھائی وفات پاگئے۔

اللہ تعالیٰ مرحومین کی مغفرت فرمائے اورپس ماندگان کو صبر جمیل کی توفیق دے۔ قارئین سے بھی ان کے لیے دُعائے مغفرت کی اپیل ہے۔

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لَھُمْ وَارْحَمْھُمْ وَاَدْخِلْھُمْ فِیْ رَحْمَتِكَ وَحَاسِبْھُمْ حِسَابًا یَّسِیْرًا

Vol: 35 Regd. No. C.P.L NO.114 No.09

Weekly **Nida-e-Khilafat** Lahore

ACEFYL cough syrup

Acefylline piperazine 45mg + diphenhydramine HCl 8mg

PAKISTAN'S MOST PRESCRIBED COUGH SYRUPS

Nabiqasim Industries (Pvt.) Ltd.
5th Floor, Commerce Centre, Hasrat Mohani Road, Karachi - 74200

+92 21 - 111 742 762
+92 21 - 2636313
info@nabiqasim.com
www.nabiqasim.com

your Health our Devotion